نعت

مختارِ کونین



چودھواں مجموعۂ نعت

مختارِ کونینؐ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

سگِ دیارِ نبیؐ سکندرؔ لکھنوی

نام کتاب : ——— مختارِ کونین
صفحات : ——— (۱۲۸)
کتابت : ——— محمد احسان اللہ کاتب
ڈیزائنر : ——— نعیم احمد لاہور
طباعت : ——— ایجوکیشنل پریس کراچی
ناشر : ——— خلیل بکڈپو۔ لیاقت آباد کراچی

ھدیہ : ——— پچیس ۲۵ روپے

ملنے کا پتہ:
خلیل بکڈپو — ۳/۳۴۷
لیاقت آباد کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنتساب

سیّد المرسلین - مختارِ کائنات - فخرِ موجودات
حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نام

جن کی نگاہِ کرم نے مجھ جیسے ناکارہ اور نااہل کو
ثنا گو بنا کر اپنی ثنا خوانی کا شرف عطا فرمایا۔

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

سگِ دیارِ نبی - سکندر لکھنوی

۳/۳۴۷ - لیاقت آباد۔ کراچی

قطعۂ تاریخ

آ گئے صاحبِ قابہ و قوسین آج
غمزدوں کے دِلوں کو مِلا چین آج
جشن ہے چار سُو عیدِ میلاد کا
آئے دُنیا میں غم خوارِ کونین آج

۱۹۸۷ء

لِکھ رہا ہوں ثنا جدِّ حسنینؓ کی
یہ سکندر سعادت ہے دارین کی
کر رہا ہوں جمع توشۂ آخرت
نعت لکھ لکھ کے مختارِ کونین کی

ذیقعد ۱۴۰۷ ہجری

بیرونِ کراچی

شاعرِ اہلسنّت حضرت سکندرؔ لکھنوی کے نعتیہ مجموعے ہم سے طلب فرمائیں

مکتبہ نوریہ رضویہ ۔ وکٹوریہ روڈ ۔ سکھر

یونائیٹڈ بکسیلر ۔ مہران مرکز ۔ سکھر

کتب خانہ حاجی مشتاق احمد ۔ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

قلات پرنٹنگ پریس ۔ جناح روڈ ۔ کوئٹہ

نگار بکڈپو ۔ پرنس روڈ ۔ کوئٹہ

مکتبہ نوریہ رضویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

کتب خانہ اسلامیہ ۔ زیر جامع مسجد ۔ راولپنڈی

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

شیخ المشائخ حضرت قبلہ سید زبیر احمد شاہ صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین سلسلہ عالیہ۔ قادریہ۔ سعیدیہ

..یوپی سوسائٹی۔ کراچی

اصنافِ سخن میں نعت گوئی بہت مشکل فن ہے۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ نعتِ حضور اکرمؐ دو دھاری تلوار ہے ذرا حد سے تجاوز کیا کفر اور شرک کے مرتکب ہو گئے اور اگر ذرا بھی کمی کی تو تنقیص و اہانت کے مجرم بن گئے۔
محترم سکندر صاحب کا مجموعۂ کلام "مختارِ کونین" میرے سامنے ہے۔ بسترِ علالت پر جستہ جستہ مقامات سے اس کو پڑھا ہے۔ سکندر صاحب کے کلام پر کیا تبصرہ کروں؟ ایک کہنہ مشق شاعر نے عشق و محبت سے سرشار ہو کر اپنے جذباتِ محبت کو شعروں کا جامہ پہنایا ہے۔
اللہ تعالیٰ اس مجموعے کو سابقہ مجموعوں کی طرح اپنی بارگاہ اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں قبول فرما کر اس کو اپنی مخلوق میں مقبول بنا دے اور ان کے لئے اس مجموعے کو ذخیرۂ آخرت بنا دے آمین۔ بجاہ سید المرسلین۔

محمد زبیر عفی عنہ

سجادہ نشین دربار عالیہ۔ قادریہ سعیدیہ
کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

جناب مفتی سید شجاعت علی صاحب قادری قاضی محکمہ
عدالت شرعیہ دامت برکاتہم عالیہ
اسلام آباد حکومت پاکستان ۔

نحمدہٗ ونصلّی علی رسولہ الکریم ۔

شاعرِ اہلسنّت حضرت سکندؔر لکھنوی محتاجِ تعارف نہیں۔ اِن کا نعتیہ کلام پاکستان میں شرق وغرب کے نعت خوانوں کی زبان پر ہے۔ نعت ومنقبت کی کوئی محفل ایسی نہیں جو آپ کے کلام سے نہ سجائی جاتی ہو۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ بیرونِ پاکستان بھی ان کی نعتوں کی مقبولیت کم نہیں ہے۔ سکندؔر صاحب کی نعتیں بیرونِ پاکستان بھی بہت شوق و ذوق کے ساتھ پڑھی جاتی اور سُنی جاتی ہیں۔ ان کی نعتوں کے مجموعے متعدد حضرات کے پاس موجود ہیں۔ وہ سکندؔر لکھنوی کے غائبانہ عاشق اور ان کے کلام کے شائق ہیں وہ ان کے نئے مجموعوں کے متلاشی بھی رہتے ہیں۔

ایک نعت گو کے لئے لازم ہے کہ وہ اس امر کا خاص خیال رکھے کہ وہ جس کی تعریف میں رطب اللّساں ہے وہ دُنیا کے عام ممدوحوں کی طرح ایک ممدوح نہیں ہے۔ اس کی محبّت عالمِ اسلام کے لئے ایمان کی کسوٹی ہے۔ اس کی محبّت اور تعظیم ایمان کی بُنیادی ضرورت ہے۔

خالقِ ارض وسما نے اپنے محبوب کی مدحت ونعت کے حدود اور آداب خود تعلیم کئے ہیں۔ اور ان میں تھوڑی سی خطا۔ کلام وبیان، فصاحت و بلاغت۔ شعر اور قوافی کی خطا نہیں سمجھی جائے گی بلکہ معاملہ ایمان اور کفر کے فیصلے تک جا پہنچے گا۔

شاعرِ اہلِ سنّت کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ حدود اور قیودِ نعت و منقبت سے بخوبی واقف ہیں اور ان کا کلام ان اوصاف کا غمّاز ہے زیرِ نظر مجموعہ نعت "مختارِ کونین" بھی ان خوبیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ فقیر اس مجموعے کا عدیم الفرصتی کی بنا پر مکمل طور پر مطالعہ نہ کر سکا پھر بھی اس کی متعدد نعتوں کو پڑھ کر اِن کے ادب واحترام۔ ان کے جذبات اور حضور نبیٔ کریم سے والہانہ اندازِ محبّت سے متاثر ہوا ہوں۔ اکثر نعتوں میں ان کے مدینے کے لئے قلبی تڑپ نے مجھ کو مجبور کر دیا کہ اس مجموعے کے چند اشعار آپ کے مطالعہ کے لئے لکھنے کی سعادت حاصل کر لوں۔

مدینہ منوّرہ پر حاضری کے موقعہ پر لکھتے ہیں:

مِلی پھر مرادِ دلی رفتہ رفتہ	حرم میں ہوئی حاضری رفتہ رفتہ
پہنچ کر درِ مصطفےٰ پر خوشی میں	کِھلی دل کی ہر ہر کلی رفتہ رفتہ

مقدر ہو گیا جب اَوج پر آہستہ آہستہ	ملی پھر نسبتِ خیر البشر آہستہ آہستہ
کبھی ڈھلی۔ کبھی سنجر کبھی بغداد تک پہنچے	ہوا پھر کوئے طیبہ میں گذر آہستہ آہستہ

پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں:

اپنے پیارے نبی کی اُمّت پر پھر کرم بے نیاز ہو جائے
ہم نکموں خطا شعاروں پر فضلِ بندہ نواز ہو جائے

پھر ہمیں کیف دے عبادت میں لطفِ قرآن کی تلاوت میں
پھر قرآنِ مبیں کی برکت سے دل میں عشقِ نماز ہو جائے

شکلِ رہبر میں آج رہزن ہے بھائی کا آج بھائی دشمن ہے
ان کو آپس میں متحد کر دے یہ کرم کارساز ہو جائے

ہم کو عقلِ سلیم دے یا رب دل کو نورِ یقین دے یا رب
کون ہے دوست کون دشمن ہے یہ ہمیں امتیاز ہو جائے

آخر میں بدرگاہِ رب العزّت دعا گو ہوں کہ اللہ سکندر لکھنوی کے اس مجموعے کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر اپنے محبوب کی بارگاہ میں بھی مقبول بنا دے اور شاعرِ اہلسنّت کے لئے ذریعہ شفاعت بن جائے۔ آمین۔

سیّد شجاعت قادری مہتمم دارالعلوم نعیمیہ
کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

عالیجناب الحاج نواب مشتاق احمد خانصاحب دامت برکاتہم عالیہ
فخر منزل ماڈل ٹاؤن لاہور

حضرت سکندر لکھنوی ملک کے مشہور و معروف نعت گو کی حیثیت سے کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں انھیں یہ شرف حاصل ہے کہ وہ بارگاہِ رسالت میں عقیدت اور محبت کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ ان پھولوں کے وہ تقریباً تیرہ ۱۳ عدد خوبصورت اور دل آویز گلدستے پیش کر چکے ہیں۔ تسکینِ روح ۔ میخانۂ عرفاں ۔ سحابِ رحمت ۔ قاسمِ خلد ارمغانِ حرم ۔ ممدوحِ کائنات ۔ سفینۂ دل ۔ سراجاً منیرا ۔ تاجدارِ طریقت ۔ سیدالمرسلین ۔ امام القبلتین ۔ نعتِ حبیبِ کریم گلستانِ ثنا ۔ جو ارضِ پاکستان اور بیرونِ پاکستان میں عشاقِ نبی سے خراجِ عقیدت وصول کر چکے ہیں۔

اس مرتبہ انہوں نے سابقہ مجموعوں سے بہت زیادہ خوبصورت اور دلکش مجموعہ "مختارِ کونین" کے نام سے پیش کیا ہے سکندر صاحب کی نعتوں میں سب سے زیادہ خصوصیت یہ ہے کہ وہ حضور سے اپنی والہانہ محبت اور عقیدت جو ان کے دل میں موجزن رہتی ہے اسی والہانہ انداز میں صفحۂ قرطاس پر منتقل کر دیتے ہیں۔ ان کی کہی ہوئی ہر نعت دلی کیفیت

کی صحیح آئینہ دار ہوتی ہے خود پڑھنے والا بھی پڑھتے پڑھتے اِن میں کھو جاتا ہے۔

سکندر لکھنوی صاحب اللہ کے اُن خوش قسمت بندوں میں شامل ہیں جنھیں دربارِ رسولِ اکرمؐ سے بار بار بُلاوا آتا ہے اور وہ زیارت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں مگر اِن کی تشنگی دُور نہیں ہوتی اور وہ ہمیشہ دربار میں حاضری کے لئے تڑپتے رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ ہاتھ اُٹھا کر دربارِ رب العزّت میں دعا کرتے رہتے ہیں۔

انعام رحمتِ عالم ہے حاضریِ حرم
خدا کرے کہ یہ انعام بار بار ملے

اور وہاں سے رخصت ہوتے وقت دھڑکتے دل اور آبدیدہ آنکھوں سے وہ فرماتے ہیں۔

دل پہ بارِ گراں ہے خدا کی قسم، مرغزارِ مدینہ سے جانا نبی
آپ سے اِلتجا ہے گنہگار کی، اپنے دربار میں پھر بلانا نبی

وطن واپسی پر مدینۃ النبیؐ کے رُوحانی انوار ان کی آنکھوں میں ایسے سمائے رہتے ہیں کہ انہیں دیارِ نبی سے دُور ہر چیز بیگانہ اور اجنبی نظر آتی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

مِری نظر میں ہر اک شے ہے اجنبی سی یہاں
سبب یہ ہے کہ دیارِ نبی سے آیا ہوں
یہاں کی گلیاں نظر میں سمائیں بھی کیسے
کہ تاجدارِ حرم کی گلی سے آیا ہوں!

یہ ایسے جذبات ہیں جو ایک عاشقِ رسولؐ کی زبان ہی سے ادا ہو سکتے ہیں۔ اُن کی گہرائیوں اور لطافتوں سے وہی لوگ لُطف اندوز ہو سکتے ہیں جو اِس کوچہ سے آشنا ہوں۔

سکندرؔ لکھنوی صاحب میرے قدیمی کرمفرما ہیں میں ان کے کلام کو بڑے شوق سے پڑھتا ہوں اور جب یہ لاہور تشریف لاکر میری گھریلو محفلوں میں شرکت فرماتے ہیں تو اِن کا کلام اِن کی زبان سے سنتا ہوں۔

اِن کے اشعار میں زبان کی سلاست اور الفاظ کے پسِ پردہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے والہانہ محبّت سے متاثر ہوتا ہوں۔

سکندرؔ صاحب جب کبھی اپنے عشق و محبّت کے اشعار اپنے مخصوص ترنّم اور اپنی خصوصی کیفیت میں سُناتے ہیں تو دل پھڑک اُٹھتا ہے اور قلب کی اس عظمت پر رشک کرتا ہوں جو اُن کی زبان سے عقیدت اور محبّت کے ایسے جواہر پارے اُگلواتی ہے۔

مَیں خلوصِ دل سے دعاگو ہوں کہ اِن کا یہ نیا مجموعہ مختارِ کونین بارگاہِ نبوی میں شرفِ قبولیت حاصل کرے۔ اور حضورؐ کے اُمتی اسے پڑھ کر ایمان تازہ کریں۔ آمین ثم آمین۔

مشتاق احمد خان

فخر منزل۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔

از پیرزادہ سید منور حسین گیلانی
بھاولپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم —— الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تعارف

اللہ کے محبوب محمد الرسول اللہ ﷺ کے فضائلِ حمیدہ کی کوئی حد نہیں اور جس قدر حضور کی نعتیں لکھی جاچکی ہیں ان کی بھی کوئی حد ہم کو معلوم نہیں۔ تقریباً دنیا کی ہر زبان میں حضور کی نعت مبارکہ لکھی جاچکی ہے اور لکھی جارہی ہے۔

غرضکہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار نعتیں لکھی اور پڑھی جاچکی ہیں مگر خالقِ کائنات گواہ ہے کہ میرے آقا و مولیٰ کی نعت کے دفتر کا ایک باب بھی مکمل نہ ہوسکا اور نہ بیان کیا جاسکا۔

علاوہ عام انسانوں کے انبیاء کرام نے جو حضور علیہ السلام کی نعتیں بیان فرمائی ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔ پھر اس کے علاوہ قیامت میں جب حضور مقامِ محمود پر جلوہ گر ہوں گے تو آپ کی ایسی تعریفیں ہوں گی کہ دوست و دشمن سب ہی مدح خوانی کریں گے۔ نیز پروردگارِ عالم نے جو قرآن میں ان کی نعتیں ارشاد فرمائی ہیں ان کا بھی کوئی شمار نہیں ہوسکتا۔

اب کون کہہ سکتا ہے کہ سرکار کا مقام اور سرکار کی نعت احاطۂ تحریر میں آسکتی ہے۔ بس حمدِ خدا صرف حبیبِ خدا کرسکتے

ہیں اور حضور کی نعت شریف کما حقہ، صرف اور صرف خالق کون و مکاں ہی کر سکتا ہے۔

حضرت سکندر لکھنوی دُنیائے نعت گوئی میں ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں اور کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کے دلآویز نعتیہ نغمے فضائے عرب و عجم میں گونجتے رہتے ہیں۔

آپ کے کلام کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ آپ کے کلام میں سوز و گداز اور اثر ہے۔ میرے خیال میں اس کا راز یہ ہے کہ آپ جگ بیتی کم اور آپ بیتی اکثر کہتے ہیں یعنی وہی کہتے ہیں جو آپ کا دل کہتا ہے۔

زبان کا اثر اہلِ دل حضرات جانتے ہیں۔ شاعری کا معیار اُس جذبۂ لطیف پر ہے جو فطری طور پر اہلِ ذوق حضرات کے دل میں بمراتب مختلف اوقات میں پیدا ہوتا رہتا ہے۔ دل کا تعلق، احساس سے اور احساس کا تعلق کیف اور درد سے ہے اسی لئے کسی شاعر کا معیارِ سخن صحیح معنوں میں درد اور احساس سے کسی حال میں علیحدہ نہیں ہو سکتا۔

برادر محترم سکندر لکھنوی کے جواہر و افکار بیشتر انھیں کیفیات اور احساسات کے حامل ہوتے ہیں جن کا تذکرہ عبارت ماسبق میں کیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سننے والے پر بے ساختہ وہی کیفیت طاری ہوتی ہے جو کہنے والے نے متاثر ہو کر نظم کی ہے۔ میں موصوف کے کلام کو عرصۂ دراز سے اسی رنگ و تاثر میں ڈوبا ہوا سُنتا چلا آرہا ہوں اس کے علاوہ دیگر

اپنا حسنِ سُخن جو کسی شاعر کے کلام کو مقبول بنانے کے ساتھ اُسے اعلیٰ مقام تک پہنچا دیتے ہیں ان کے کلام میں اس کی بھی جھلک نظر آتی ہے۔

آپ کے کلام میں آپ کے اُستادِ محترم عاشقِ رسولؐ حضرت بہزاد لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ کی سی کیفیت قلبی۔ درد احساس تصوف اور سوز و گداز کی چاشنی بھی نمایاں طور پر نظر آتی ہے

نہ جانے کتنے ارباب ذوق ایسے ہوں گے جو سکندر لکھنوی کے محض نام کے شیدائی ہیں اور انہوں نے موصوف کو کبھی دیکھا بھی نہ ہوگا۔ وہ صرف ان کے کلام سے عقیدت رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں خود بھی سکندر لکھنوی صاحب سے واقف نہ تھا۔ تقریباً پندرہ سال ملتان سے تبدیل ہو کر جب کراچی آیا تھا اور یہاں پر ہی قیام تھا تو میرے محسنِ اعظم حضرت علامہ مفتی غلام قادر صاحب صابری چشتی کاشمیری نے (جو بانیٔ تحریک بزم فدائیانِ ختم نبوت پاکستان بھی ہیں) ایک نعتیہ مجموعہ جس کا نام "تسکینِ دل" تھا مرحمت فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ نعتیہ مجموعہ ایک ایسے عاشقِ رسول مقبول کا کلام ہے جس نے مالی کمزوری و بے سر و سامانی کے باوجود اپنی محبت اور تاجدار مدینہ سے قلبی لگاؤ کے باعث چار مرتبہ بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دی ہے۔

حضرتِ مفتی صاحب قبلہ کی عطا کردہ کتاب تسکینِ روح سے ان کی مشہور نعت ساقیٔ کوثر کا پہلا شعر پڑھ کر ہی روح کو

تسکین مِل گئی۔ وہ شعر تھا ؎

اُن کے دربارِ اقدس میں جب بھی کوئی غم زدہ آگیا تشنہ کام آگیا
غم غلط ہو گئے معصیت دُھل گئی مغفرت عافیت کا پیام آگیا

مجھے سکندر لکھنوی صاحب سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا کہ ہندوستان اور پاکستان کے مشہور عالم حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمتہ اللہ علیہ کے چہلم کے موقع پر میری نعت شریف کے بعد جناب سکندر لکھنوی کی نعت پڑھنے کا اسپیکر سے اعلان ہوگیا اس وقت میں نے پہلی مرتبہ اس عاشقِ رسول کا نورانی چہرہ دیکھا دِل خوش ہوگیا۔ اور پھر اکثر ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ سکندر لکھنوی صاحب کے کلام سے متاثر تو پہلے ہی تھا مگر اس کے بعد سکندر لکھنوی کے کلام سے عشق ہوگیا اور ان کی ذات سے جو اُنسیت تھی، اس میں اضافہ ہوگیا۔ کافی عرصے تک سکندر لکھنوی سے جُدا رہا۔ پھر اتفاق سے ملتان میں غزالیِ دوراں رازی زماں حضرت احمد سعید شاہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کی چہلم کی فاتحہ کے موقع پر ان سے ملاقات میں معلوم ہوا کہ موصوف تیرہ مجموعے شائع کرا چکے ہیں۔ اور چودھواں مجموعہ "مختارِ کونین" شائع ہونے والا ہے۔ جی تو بہت چاہا کہ اس موقع پر ایک قطعۂ تاریخ مختار کونین کے لئے لکھ دوں مگر بُرا ہو پریشان خاطر کا کہ یہ بھی نہ ہو سکا۔ ان کے اس مجموعے پر

تبصرہ کرنے اور اس پر تقریظ وغیرہ لکھنے کی جسارت نہ کر سکا
بس اتنا ہی عرض کر سکتا ہوں کہ ایک عاشقِ رسول نے عشق ومحبّت
کے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ دعا ہے کہ قادرِ مطلق اس
نعتیہ مجموعہ "مختارِ کونین" کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اپنے
محبوب کی بارگاہ میں منظور کرا دے اور سکندر صاحب کو
دنیا و آخرت میں اجرِ عظیم عطا فرمائے اور عاشقانِ رسولؐ
کی تشنگی بجھانے کا سامان بن جائے آمین بجاہ سید المرسلین۔

فقیر منوّر گیلانی

ابوالحمالد السیّد محمد مظفر احمد گیلانی پیرزادہ ابن مہاجر
الی اللہ السیّد عبد المعبود الحسنی والحسینی حنفی چشتی۔
مقیم حال دار العلوم غوثیہ معبودیہ عظمتِ اسلام (رجسٹرڈ)
محمدیہ کالونی۔ نور محل روڈ بہاولپور شہر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

الحاج حضرت علامہ مظہر علی خاں مظہر لکھنوی۔ مدنی مہتمم
سابق اصطفا منزل باب مجیدی مدینہ منورہ

یہ نسبت عشق کی بے رنگ لائے رہ نہیں سکتی
جو محبوب خدا کا ہے وہ محبوبِ خدا ہو گا

نعت گوئی انعام ہے اور باادب نعت گوئی اللہ تعالیٰ کا انعام خاص ہے مگر یہ انعام بغیر عشقِ حبیب میں ڈوبے ہوئے حاصل نہیں ہوتا۔ عاجزی اور جذبۂ صادق اس کی اوّلین شرط قرار پائی ہے۔ یہی چیزیں ایمان کو پروان چڑھانے میں پیش پیش رہتی ہیں۔ عبدیت نام ہی عاجزی کا ہے۔ جو بارگاہِ الٰہی میں محبوب بھی ہے اور مطلوب بھی۔

باادب نعت گوئی محبت حقیقی کی ترجمان بنا کرتی ہے اس لئے ایسے شاعر کو تلاالمذالرحمان قرار دیا گیا ہے۔ اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی رَو میں اس طرح بہہ جاتے ہیں کہ توازنِ مراتب برقرار نہیں رکھ پاتے ہیں مگر سکندر صاحب کی نعتوں میں بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اس توازن کو ہمیشہ برقرار رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل اشعار سے اس کا اندازہ کیجیے :-

خُدا تجھے با خُدا نہ جانا مگر خُدا سے جُدا نہ جانا!
خُدا کے محبوب تیرے صدقے خُدا کو پایا تری گلی میں

خلّاقِ کائنات نے خود اپنے نُور سے — محبوب کو بنا کے بنائی ہے روشنی
معبود اپنے نور کا خالق بذاتِ خود — اور مصطفےٰ کے پاس عطائی ہے روشنی

آپ کو بہت سے اشعار اس دیوان ہی میں ملیں گے جن سے ان کے حفظِ مراتب کا اندازہ ہو سکے گا۔ موصوف نے خالق اور محبوب کے مرتبے کی اپنی اپنی جگہ وضاحت بڑی خوش اسلوبی سے کی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ محبوب کے مقامِ محبوبیت کو بھی کبھی اور کہیں ہاتھ سے جانے نہیں دیا یہ توازن شعر گوئی میں ہی اہم مقام نہیں رکھتا بلکہ مزاجی توازن اللہ تعالےٰ کی نعمتوں میں سے ایک خاص نعمت ہے۔

"مختارِ کونین"

سکندر لکھنوی کا چودھواں ۱۴ نعتیہ مجموعہ ہے۔ اس کو دیکھ کر دل سے بلیساختہ دُعا نکلتی ہے کہ پروردگارِ عالم جس طرح آسمان پر چودھویں تاریخ کا چاند نمودار ہو کر اپنی روشنی سے دُنیا کو درخشانی عطا کرتا ہے اور اس کی شعاعیں اہلِ عالم کے دلوں کو سرور اور آنکھوں کو نُور عطا کرتی ہیں۔ اسی طرح سکندر لکھنوی کا یہ چودھواں مجموعۂ نعت "مختارِ کونین" تمام مسلمانوں کو عموماً اور عاشقانِ مختارِ کونین کے دلوں کو خصوصاً اس کی نعتوں سے سُرور اور آنکھوں میں فرحت و نور عطا فرمائے آمین۔

سکندر لکھنوی کے اس نعتیہ مجموعے کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر بارگاہِ محبوبِ پروردگار میں اور شمعِ رسالت کے پروانوں میں منظور اور مقبول فرما کر موصوف کو سعادتِ دارین اور اس کو توشۂ آخرت

بنا کر سندِ مغفرت عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین۔

بشر کی کیا حقیقت ہے جو شانِ مصطفےٰ سمجھے
کہ جب رُوح الامیں نے بھی اُن کا مرتبہ سمجھا
خدا ہی مرتبہ داں ہے فقط محبوب کا اپنے
بجُز رب کے کسی نے کب مقامِ مصطفےٰ سمجھا

اُلفت نہیں ملتی ہے کہیں دام و دِرم سے
ملتی ہے تو محبوبِ دو عالم کے کرم سے

وہ روشنی نہ ستاروں سے نہ قمر سے ملی ۔ جو روشنی ہمیں طیبہ کے سنگِ در سے ملی
جو دشمنی تھی وہ اُلفت میں ہو گئی تبدیل ۔ نظر عمرؓ کی جب سرکار کی نظر سے ملی
سکندر جب بھی ہوئی حاضری مدینے میں
حیاتِ تازہ حیات النبی کے در سے ملی

بک چکا نامِ محمد پہ میں پڑھکر کلمہ ۔ میں غلامِ شہِ کونین ہوں آزاد نہیں
ہم نے بھی رحمتِ عالم کا کرم دیکھا ہے ۔ ان کی رحمت سے کئی بار حرم دیکھا ہے
دیدِ طیبہ کا مزہ پُوچھئے اس سے جس نے ۔ چاندنی راتوں میں طیبہ کا حرم دیکھا ہے

کیا خوف اُسے گردشِ دوراں کے ستم سے
وابستہ ہے جو رحمتِ عالم کے قدم سے
اللہ کی عظمت سے نہیں قلب جو روشن!
اس دل میں تو محبوب بھی مہماں نہیں ہوتے
جس دِل میں نہیں اُلفتِ سلطانِ مدینہ
مومن تو بڑی بات مسلماں نہیں ہوتے

وہ آ گئے تو مہر بہ لائی ہے روشنی
بدر الدجیٰ کے ساتھ ہی آئی ہے روشنی

انسان کی ہدایت و تکمیل کے لئے
انسان کے لباس میں آئی ہے روشنی

اس تاجدارِ حُسن کے فیضانِ نُور سے
شمس و قمر نے بھیک میں پائی ہے روشنی

وہ مظہرِ جمالِ الٰہی ہیں اس لئے
خود روشنی نے ان کی چرائی ہے روشنی

نعتِ حضور لکھ کے سکندرؔ حضور سے
انعام میں کچھ ہم نے بھی پائی ہے روشنی

٭٭٭٭٭

منظر علی خاں منظرؔ لکھنوی
ثم مدنی
مدینہ منورہ ۔ سعودی عرب

شیخ محمد امین شاھد
رکن انجمن طلبائے اسلام لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وکَفٰی وسَلامٌ علیٰ عِبادِہِ الَّذینَ اصطَفٰی

پاکستان کے بزرگ اور کہنہ مشق نعت گو شاعر حضرت سکندر لکھنوی کا چودھواں نعتیہ مجموعہ بنام "مختار کونین" شائع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ جلد ہی شائقین نعت اور محبّت رسول کا جذبہ رکھنے والے حضرات تک پہنچ جائے گا۔

اس مجموعہ نعت میں موصوف نے گذشتہ مجموعوں کی طرح عظمتِ مصطفٰے، مقامِ مصطفٰے، پیامِ مصطفٰے اور محبّت مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلم اور اپنی دیرینہ خواہش یعنی بارگاہِ رسالت میں حاضری کی تمنّا کو نعتوں کے سانچے میں ڈھال کر اس مجموعے کو مرصّع کیا ہے لیکن اس میں انکا اندازِ بیان گذشتہ مجموعوں سے سبقت لے گیا ہے

سکندر لکھنوی صاحب عمر کے جس حصّے میں داخل ہو چکے ہیں اس کو ضعیف العمری ہی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اس ضعیف العمری میں بھی وہ اپنی کم مائیگی ذرائع کی کمی اور جسمانی ناتوانی کے باوجود جس محنت اور جانفشانی سے کتابت جیسے مشکل اور اہم کام۔ کاغذ کی فراہمی جیسے دل شکن بلکہ کمر توڑ مہنگائی سے گذر کر طباعت اور اس کی جلد بندی کے ہمّت شکن اخراجات کو برداشت کر کے اس کو شائع کراتے ہیں اس کے لئے قابلِ ستائش ہیں اور ان کی محبّت مصطفٰے کا ثبوت ہے۔ موصوف ان تمام مراحل سے گزرنے کے

مصائب تو کسی نہ کسی طرح برداشت کر لیتے ہیں لیکن شائع ہونے کے بعد اہلِ ذوق، صاحبِ دل حضرات کے عدم تعاون سے دل برداشتہ ہو جاتے ہیں۔

میں ایک طالب علم کی حیثیت سے ان کی کوششوں، کاوشوں اور جدوجہد کو عقیدت مندانہ نگاہوں سے دیکھتا ہوں۔ ان کی اس پیرانہ سالی میں ان کے جذبہ اور حسنِ عقیدت کو دیکھ کر مجھے خود میں کمی محسوس ہوتی ہے اور سخت ندامت ہوتی ہے۔

میں حاجی صاحب قبلہ کو اس مجموعۂ "مختارِ کونین" پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنے طالب علم ساتھیوں دوستوں اور بزرگوں سے بصد ادب گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس نیک کام میں تعاون فرما کر ملک کے مشہور اور مستند نعت گو شاعر حضرت سکندرؔ لکھنوی کی ہمت افزائی فرمائیں۔

یقین کیجئے یہ چراغ زیادہ روشن نہیں رہ سکے گا بقول ان کے:

اے سکندرؔ میں ڈھلتا سورج ہوں * اب کوئی دم میں شام ہوتی ہے

ان کی ہمت افزائی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کی تصانیف کو اپنے لئے اپنے عزیزوں دوستوں کے لئے ہدیتہً خرید کر ان کا وہ مالی بار جو اس سلسلۂ تصانیف میں ہوتا ہے اسے کم کرنے کی کوشش کریں۔

مجھے یہ یقین ہے کہ آپ کا یہ عمل آپ کے لئے باعثِ برکت ہوگا آپ کے بچے اور بچیاں جب ان کی کتابوں کو پڑھیں گے تو ان کے دلوں میں محبتِ رسول کی شمع روشن ہوگی، ان کے دلوں میں جو جاسوسی اور عشقیہ ناولوں اور وڈیو کیسٹوں کے مخربِ اخلاق اور حیاسوز جراثیم

پرورش پا رہے ہیں وہ اپنی موت آپ مرجائیں گے اس کے بجائے خوفِ خدا۔ محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سنّت پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اس کے علاوہ وہ ثواب جو موصوف اپنے توشۂ آخرت کے لئے جمع کر رہے ہیں اس میں آپ بھی شریک ہو سکیں گے۔ پروردگار ان بزرگ نعت گو شاعر کی عمر میں برکت عطا فرمائے ان کو صحت و تندرستی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ اور انہیں اپنی محبوب کی ثنا خوانی کی خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقع عطا فرمائے اور انھیں اس کا اجر دُنیا اور آخرت میں عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین۔

اس مجموعے میں سکندر صاحب کا ایک شعر ہے ؎

دیوان چودھواں بھی سکندر طبع ہوا ✻ یہ ہے مرے حضور کے فیضان کی جھلک

قبلہ حاجی صاحب کی پیشگی اجازت کے بغیر اپنی طرف سے دو شعروں کا اضافہ کر نے کی جسارت کر رہا ہوں۔

دیکھی جو میں نے چودھویں دیوان کی جھلک ✻ آئی سکونِ قلب کے سامان کی جھلک

نعتوں میں ان کی حضرت بہزاد کا ہے رنگ ✻ اشعار میں ہے حضرت حسانؓ کی جھلک

وہ جس کا شافعِ محشر سے رابطہ نہ رہا ✻ سمجھ لو اس کا خدا سے بھی واسطہ نہ رہا

انھیں کا عشق تو ایمان کی کسوٹی ہے ✻ رہا نہ عشق تو ایمان بھی بخدا نہ رہا

کیا جو تجزیہ اپنا تو اپنی نظروں میں ✻ سوائے اپنے بُرا کوئی دوسرا نہ رہا

بس اک حضوریِ طیبہ کی دل میں خواہش ہے ✻ اب اور اس کے سوا کوئی مدّعا نہ رہا

رہیگا ذکرِ حیات النبیؐ کا تا بہ حشر ✻ وجود کیا ہے سکندر کا یہ رہا نہ رہا

شیخ محمد امین شاہد۔ {رُکن انجمن طلبائے اسلام
وسن پورہ لاہور}

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

قارئینِ کرام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔

تقریظ

امابعد۔ واجب الاحترام حضرت شاعرِ اہلسنّت الحاج سکندرؔ لکھنوی صاحب میرے بہت ہی کرمفرما ہیں اور اس ناچیز کو بھی شاعرِ موصوف سے بڑی عقیدت ہے۔ اس عقیدت کی وجہ شاعرِ اہلسنّت کی نعت گوئی ہے۔ اگرچہ عام شاعری کے مقابلے میں نعت گوئی زیادہ مشکل کام ہے۔ اس میں ذراسی لغزش بھی سرمایۂ ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتی ہے۔ مگر الحمدللہ کہ سکندرؔ صاحب لکھنوی کا کلام نہایت پاکیزہ اور بہت ہی سادہ زبان میں اور اکثر بہت ہی چھوٹی بحر میں ہوتا ہے جو عاشقانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبوں کو الفاظ کی لڑی میں پرودیتا ہے تو جب بھی مسلمان نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سنتا ہے تو اس پر محبّت کی ایک خاص کیفیت طاری ہوجاتی ہے اس کو یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ میرا ہی جذبۂ محبّت وعقیدت ہے جس کو زبان مل گئی ہے۔ اسی طرح کی کیفیت اس کمتر حقیر فقیر پُرتقصیر کو اب سے چند لمحے پہلے گرما گئی جب کہ میں شاعرِ موصوف کے اس تازہ کلام کا مطالعہ کررہا تھا اور اس شعر پر پہنچا کہ ؎

اُن۔ کے دامن میں آکر سکوں مل گیا ٭ دُور دنیا کے خوف وخطر ہوگئے

تو دل مچل گیا۔ وہ گھڑیاں یاد آگئیں جو زندگی کا عظیم سرمایہ ہیں۔ جب حاضریٔ درِ اقدس نصیب ہوئی تھی۔ اسی طرح ایک اور مقام پر پہنچا تو پھر دل نے محسوس کیا کہ اصل میں یہ میرا ہی جذبہ و احساس ہے جس کو شاعرِ موصوف نے زبان دی ہے۔ وہ شعر درجِ ذیل ہیں:۔

ایک طیبہ ہے دو عالم کے لئے وجہِ سکوں ؛ رحمتِ کل کا وہاں لُطفِ اَتم دیکھا ہے
کیا بتاؤں میں مدینے میں سکوں کا عالم ؛ میری آنکھوں نے وہاں باغِ ارم دیکھا ہے

بہر حال یہ تسلیم شُدہ حقیقت ہے کہ نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں میں عشق و محبتِ سرکارِ دو عالم پیدا کرنے اور اسے بیدار کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور نعت کا پڑھنا سُننا عبادت ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اُمّتِ مسلمہ کو بھی متحد کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

میرے علم کے مطابق شاعرِ موصوف نے قیامِ پاکستان سے پہلے ہی اس عبادتِ نعت گوئی کا آغاز کر دیا تھا۔ اس سے قبل موصوف کے غالباً تیرہ ۱۳ مجموعے شائع ہو چکے ہیں اور یہ زیرِ نظر مجموعۂ نعت مختارِ کونین چودھواں ۱۴ مجموعہ ہے جو عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ بولتا شاہکار ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی عنایت سے اس مجموعے کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں میں مقبول فرمائے اور شاعرِ موصوف کو اس کے ثمرات مرحمت فرمائے آمین ثم آمین۔

ہیچمند: الحاج محمد عبد السلیم صدیقی

اعزازی خطیب جامع مسجد فرقانیہ

لیاقت آباد نمبر ۴۔ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خداوند قدوس

کا مجھ عاصی و نکمّے پر بے حد فضل و کرم ہے کہ اپنے محبوب پاک صاحبِ لولاک۔ فخرِ موجودات۔ وجہِ تخلیقِ کائنات۔ امام الحرمین۔ مختارِ کونین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناخوانی کا شرف عطا فرما کر سعادت دارین کا مستحق فرمایا۔

بارگاہِ رسالت میں پیش کردہ گذشتہ تیرہ مجموعوں کی طرح یہ چودھواں مجموعہ مختارِ کونین بھی صرف اور صرف فضلِ خالق اور میرے آقا محبوبِ خدا کی عطا ہے۔

ثناخوانی اور وہ بھی محبوبِ خدا کی ثناخوانی بغیر فضل ایزد اور رحمتِ مصطفےٰ کے ناممکن ہے۔

بغیر اُن کے کرم کے کبھی سکندرؔ سے
نبی کی نعت کا اِک شعر بھی کہا نہ گیا
دیوان چودھواں بھی سکندرؔ طبع ہوا
یہ ہے مِرے حضور کے فیضان کی جھلک

دُعا گو ہوں کہ میرے اس نذرانۂ عقیدت کو پروردگار اپنی بارگاہ میں اس کی خامیوں اور میری کوتاہیوں کو نظر انداز فرما کر مقبول اور اپنے محبوب کی بارگاہ میں منظور فرمالے۔ آمین۔

اور اس مجموعۂ نعت کو میری بخشش کا ذریعہ بنادے۔ آمین ثم آمین

سگِ دیارِ نبی سکندرؔ لکھنوی ۳/۳۔۱۴۷ لیاقت آباد کراچی ۱۹

حمد

ربّ ذُوالجلال والاکرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد خالقِ بے نیاز

اپنے پیارے نبی کی اُمت پر پھر کرم بے نیاز ہو جائے
ہم نکمّے خطا شعاروں پر فضلِ بندہ نواز ہو جائے

تیرے محبوب کے غلام ہیں ہم ہے لقب جن کا حامد و محمود
دِل ہمارا بھی ان کی نسبت سے مثلِ قلبِ ایاز ہو جائے

پاک ہے ذات اے خدا تیری پاک طاہر ترا حبیب بھی ہے
پاک دامن حبیب کا صدقہ دِل مرا پاکباز ہو جائے

پھر ہمیں کیف دے عبادت میں، لُطفِ قرآن کی تلاوت میں
پھر قرآنِ مبیں کی برکت سے دل میں عشقِ نماز ہو جائے

فکر ہو تو تری رضا کی ہو۔ اتباعِ شہِ دنیٰ کی ہو
فکرِ دُنیا سے پھر ترا بندہ بے غم و بے نیاز ہو جائے

تیرے محبوب کی ہم اُمّت ہیں، دین و ملّت کی ہم سے خدمت لے
کر عطا ہم کو جرأت و ہمّت، فضل یہ دلنواز ہو جائے

کام لے ہم سے اے خدا ایسا، جو ہو تیری رضا تری منشاء
تیرے محبوب کو بھی محشر میں اپنی اُمّت پہ ناز ہو جائے

شکلِ رہبر میں آج رہزن ہے، بھائی کا آج بھائی دشمن ہے
ان کو آپس میں متحد کر دے یہ کرم کارساز ہو جائے

دل سے بغض و حسد نکل جائے، دشمنی دوستی میں ڈھل جائے
اپنے ماں باپ و بھائیوں کے لئے دل ہمارا گداز ہو جائے

ہم کو عقلِ سلیم دے یا رب دل کو نورِ یقین دے یا رب
کون ہے دوست کون دشمن ہے یہ ہمیں امتیاز ہو جائے

تیرے محبوب کی ثنا خوانی ہے سکندرؔ کا ذوق ایمانی
تُو ہو راضی تو بات بن جائے، مغفرت کا جواز ہو جائے

◉

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِستغاثہ بدرگاہِ قاضی الحاجات

اَللّٰھُمَّ یا ارحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین!

مختار ہے رزّاق ہے سُبحان ہے مولیٰ، ستّار ہے غفّار ہے رحمان ہے مولیٰ
ہم سب پہ کرم تیرا ہر اک آن ہے مولیٰ، بندہ کی خطاپوشی تری شان ہے مولیٰ

اَللّٰھُمَّ یا ارحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین

معبود مرا تیرے سِوا کوئی نہیں ہے، خم تیرے درِ پاک پہ بندوں کی جبیں ہے
تُو دُور نہیں ہے مری شہ رگ سے قریں ہے، تو میرا نگہبان ہے یہ ہم کو یقیں ہے

اَللّٰھُمَّ یا ارحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین

بندے یہ ترے کرتے ہیں تجھ سے یہ دُعائیں، سُنتا ہے تُو ہی عاجز و بیکس کی صدائیں
کرتا ہے تو ہی دُور مُصیبت و بلائیں، ہوتی ہیں شب و روز عطا و تیری عطائیں

اَللّٰھُمَّ یا ارحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین

رزّاق ہے تو سب کا تو ہی روزی رساں ہے، پہنچاتا ہے تو رزق اُسے جو بھی جہاں ہے
نادار و غنی سب پہ ترا فضل عیاں ہے، محتاج ترے فضل کا ہر پیر و جواں ہے

اَللّٰھُمَّ یا اَرحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین

تو قادرِ مطلق ہے تیری ذات ہے یکتا، تو مالک و مولیٰ ہے تیری شان ہے اعلیٰ
اندازہ ہو کیسے تری بخشش و عطا کا، سلطان و شہر یار گدا تیرے تو داتا

اَللّٰھُمَّ یا اَرحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین

قرآن مبارک ترا فرمانِ مبیں ہے، وہ شمعِ ہدایت ہے کہ شک جس میں نہیں ہے
ہر آیتِ قرآں پہ مرا دل سے یقیں ہے، بندوں کے لئے راہبرِ دُنیا و دیں ہے

اَللّٰھُمَّ یا اَرحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین

محبوب ترا خلق میں افضل ہے حسیں ہے، بے مثل ہے اُن جیسا کوئی اور نہیں ہے
وہ رحمتِ کونین ہے، دو جگ کا مُعیں ہے، وہ ساقیِ کوثر ہے شہِ خلد بریں ہے

اَللّٰھُمَّ یا اَرحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین

وہ پیکرِ انوار ہے اِک نورِ مُبیں ہے، انگشتِ رسالت کا درخشندہ نگیں ہے
صورت بھی حسین اس کی ہے سیرت بھی حسیں ہے، ثانی تو کُجا اُس کا تو سایہ بھی نہیں ہے

اَللّٰھُمَّ یا اَرحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین

دیتا ہوں تجھے واسطہ اس رحمتِ کُل کا، جس کے لیے کونین کو تو نے کیا پیدا
وہ رحمتِ کونین، وہ مہمانِ شبِ اسریٰ، ہے جس کی خوشی تیری مشیت تری منشا
اَللّٰھُمَّ یا اَرحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین

اللہ مسلمانوں کو خوددار بنا دے، ماں باپ بزرگوں کا وفادار بنا دے
بھائی کے لئے بھائی کو غمخوار بنا دے، ملّت کے لئے صاحبِ ایثار بنا دے
اَللّٰھُمَّ یا اَرحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین

محبوب کا تیرے یہ ثنا خوان سکندر، کرتا ہے دعا اے مرے مولیٰ مرے داور
محبوب کی اُمّت کو تباہی سے بچا کر، پھر عزّت و توقیر کی معراج عطا کر
اَللّٰھُمَّ یا اَرحم الراحمین۔ اَللّٰھُمَّ یا احکام الحاکمین

نعت

مُختارِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج وہ حُسن کے شہکار بہت یاد آئے

آج پھر سیّدِ ابرار بہت یاد آئے
جگ کے داتا مِرے سرکار بہت یاد آئے

حُسن کے مطلعِ انوار بہت یاد آئے
عِشق کے قافلہ سالار بہت یاد آئے

جن کی بعثت بھی ہے مخلوق کے حق میں رحمت
وہ مِرے مالک و مختار بہت یاد آئے

جن کا دُنیا میں کوئی پُوچھنے والا بھی نہیں
وہ غریبوں کے مددگار بہت یاد آئے

جو کسی وقت کہیں پر بھی نہ بھولے ہم کو
ہم سے جن کو ہے بہت پیار بہت یاد آئے

جن کی رحمت نے ہر اِک گام نوازا ہم کو
خلق کے مونس و غمخوار بہت یاد آئے

نام نامی بھی ہے جس شاہ کا اسمِ اعظم
آج وہ مظہرِ انوار بہت یاد آئے

جن کو دیکھا بھی نہیں اور فدا ہے دُنیا
دستِ قدرت کے وہ شہکار بہت یاد آئے

دُشمنِ جاں کی عیادت بھی جنہیں تھی مرغوب
ہم کو وہ پیکرِ ایثار بہت یاد آئے

گالیاں سُن کے جو کافر کو دُعا دیتے ہیں
امنِ عالم کے طلبگار بہت یاد آئے

منکروں نے بھی کہا جن کو امین و صادق
جن کا بے مثل ہے کردار بہت یاد آئے

وہ جو دُنیا کے نکمّوں کو لگاتے ہیں گلے
جن کا خالق ہے خریدار بہت یاد آئے

جو ہیں محبوبِ خدا جن پہ دو عالم قرباں
وہ وضعدار و طرحدار بہت یاد آئے

حق سے لیتے ہیں جو بندوں کو عطا کرتے ہیں
قاسمِ نعمتِ غفّار بہت یاد آئے

جس نے جو مانگا طلب سے بھی سوا اسکو دیا
جن کے لب پر نہ تھا اِنکار بہت یاد آئے

جن کو کونین کا ہر علم خدا نے بخشا
وہ جو ہیں محرمِ اسرار بہت یاد آئے

عرشِ اعظم پہ جو مہمان ہوئے خالق کے
جن کو حق کا ہوا دیدار بہت یاد آئے

جن کی عظمت و بزرگی کا خُدا ضامن ہے
جُملہ نبیوں کے وہ سردار بہت یاد آئے

سنگریزوں نے پڑھا ہاتھ میں جن کا کلمہ
اُنگلیاں جن کی ہیں انہار بہت یاد آئے

طوق ہے جن کی غلامی کا گلے میں میرے
آج وہ احمد مختار بہت یاد آئے

جن کے دربار کے دارا و سکندر ہیں گدا
جن کے ہم سب ہیں نمک خوار بہت یاد آئے

نزع کے وقت جو سکرات کی گھڑی ہوگی
ہمارے ہونٹوں پہ نعتِ محمدی ہوگی

اَجل جب رُوح مری قبض کر رہی ہوگی
تو میرے آقا کی تشریف آوری ہوگی

اندھیری قبر میں گھبرا کے جب میں دیکھوں گا
جمالِ آقا کی مرقد میں روشنی ہوگی

سوال مجھ سے نکیرین تو کریں گے ضرور
جواب میں شہِ بطحا کی رہبری ہوگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکرِ دنیا اب سکندر کو برائے نام ہے

جو غلامِ مصطفےٰ بن جائے خوش انجام ہے
یہ غلامی بھی مرے سرکار کا انعام ہے

جس کے ہاتھوں میں ہے دامانِ محمد مصطفےٰ
زندگی سے دور اس کی گردشِ ایام ہے

رحمتِ خالق ہیں وہ خلقِ خدا زیرِ نگیں
ہر بشر۔ جن و ملک پر ان کی رحمت عام ہے

دے دیا محبوب اپنا اُمتِ محبوب کو
خلق پر معبود کا سب سے بڑا اکرام ہے

تھامنا گرنوں کو بھٹکوں کو لگانا راہ پر
میرے آقا۔ میرے مولیٰ کا مقدس کام ہے

وہ شفیع المذنبیں ہیں ہم نکموں کے لئے

ہم نکموں، عاصیوں پر اُن کی شفقت عام ہے

جس کا دل بغض و حسد سے مصطفٰے کے ہے سیاہ

در حقیقت وہ بشر شیطاں کے زیرِ دام ہے

بھول بیٹھا جو خدا کے حکم اور فرمان کو

وہ یقیناً زندگی میں ہر جگہ ناکام ہے

اُن کی عظمت اور دلِ مومن سے ہو جائے جُدا

دُشمنانِ مصطفٰے کا یہ خیالِ خام ہے

ذکرِ محبوبِ خدا سے مل گیا دل کو سکوں

دردِ ہجراں میں کمی ہے قلب کو آرام ہے

آج کل ذکرِ نبی کا مشغلہ ہے روز و شب

فکرِ دُنیا اب سکندر کو برائے نام ہے

٥

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کونین ہے قائم شہِ کونین کے دَم سے

اُلفت نہیں ملتی ہے کہیں دَام و دِرم سے
ملتی ہے تو محبوبِ دوعالم کے کرم سے
واقف ہو وہ کیسے دلِ عشّاق کے غم سے
واقف نہیں جو دَردِ جُدائی کے اَلَم سے
ہم دَرد کے خُوگر ہیں ہمیں دَرد ہے پیارا
اس دَرد میں جو کیف ہے پوچھے کوئی ہم سے
بس وہ ہی سمجھتا ہے اسے نعمتِ عظمٰی !
اُلفت ہے جسے شاہِ عرب شاہِ عجم سے
وہ مالکِ کونین ہیں کونین کی جاں ہیں
کونین ہے قائم شہِ کونین کے دم سے

ہر شان میں بے مثل ہیں ہر وصف میں یکتا
تشبیہہ میں کس واسطے دُوں دارا و جَم سے

ہیں اُن کے گدا فخرِ سلاطینِ زمانہ
افضل ہیں وہ شوکت میں بھی شاہانِ عجم سے

لاریب ہیں محبوبِ خُدا رَونق طیبہ
طیبہ کی بُزرگی ہے فزُوں باغِ اِرَم سے

جنّت میں وہ تسکین ابھی مِل نہیں سکتی
ملتی ہے جو تسکین مدینے کے حرم سے

اللہ کے ولیوں کو کوئی غم نہیں ہوتا
ورنہ کوئی انسان مُبرّا نہیں غم سے

جس طرح کرم اُن کا ہے دنیا میں سکندر
محشر میں اسی طرح نوازیں گے کرم سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام ہے دافعِ الم اُن کا

ہے لقب شافعِ اُمم اُن کا
نام ہے دافعِ الم اُن کا

بعدِ خالق بزرگ تر ہیں وہی
بچّہ بچّہ ہے محترم اُن کا

وہ بھرم رکھتے ہیں غلاموں کا
اور خدا رکھتا ہے بھرم اُن کا

اُن کی رحمت ہے عام سب کے لئے
کس بشر پر نہیں کرم اُن کا

دِن گذرتا ہے خیر و خوبی سے
نام لیتا ہوں صُبحدم اُن کا

مصطفٰےؐ کی خوشی میں خوش ہے خدا
کب گوارا ہے رب کو غم اُن کا

اللہ اللہ یہ عظمتِ سرور
عرش اعظم پہ ہے قدم اُن کا

مالکِ خُلد ہیں کہ نامِ مُبیں
بابِ جنّت پہ ہے رقم اُن کا

نیچی نظریں ہیں ساری محفل کی
سادگی میں یہ ہے حشم اُن کا

اے سکندرؔ یہ خاص رحمت ہے
وقف کرتا ہوں میں رقم اُن کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا ہے جذبۂ دل نے اثر آہستہ آہستہ

مقدّر ہو گیا جب اوج پر آہستہ آہستہ
مِلا ہے رحمتِ عالم کا در آہستہ آہستہ

کیا یادِ نبی نے دل میں گھر آہستہ آہستہ
منوّر ہو گئے قلب و جگر آہستہ آہستہ

کرم جب ہو گیا نادار پر آہستہ آہستہ
مہیّا ہو گیا زادِ سفر آہستہ آہستہ

کبھی دہلی کبھی سنجر کبھی بغداد تک پہنچے
ہوا پھر کوئے طیبہ میں گذر آہستہ آہستہ

زہے قسمت غلام آقا کے در پر ہو گیا حاضر
کیا ہے جذبۂ دل نے اثر آہستہ آہستہ

ادب سے قدسی و ملکوت بھی آتے ہیں اِس دَر پر
قدم رکھنا زمینِ پاک پر آہستہ آہستہ

یہ رعبِ حسن ہے یا سبز گنبد کا تقدّس ہے
اُٹھی ہے جانبِ خضرا نظر آہستہ آہستہ

تڑپ کر جب کسی بیکس نے کی فریاد آقا سے
تو رحمت ہو گئی سینہ سپر آہستہ آہستہ

اشارہ مِل گیا سرکار کی انگشتِ اطہر کا
فلک پر ہو گیا شق القمر آہستہ آہستہ

کیا اپنی غلامی میں جسے منظور آقا نے
ہوا خالق کا منظورِ نظر آہستہ آہستہ

سکندر میری نعتوں میں جو کیف و سوز شامل ہے
ملا ہے یہ غلامی کا ثمر، آہستہ آہستہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرکارؐ کے پنجۂ اطہر سے چشموں کو اُبلتے دیکھا ہے

طیبہ کی حضوری سے پہلے جس دِل کو مچلتے دیکھا ہے
خضرا کی فضاؤں میں جا کر اس دِل کو بہلتے دیکھا ہے

روضے کی سنہری جالی تک جو لوگ پہنچتے ہیں اُن کی
جذباتِ خُوشی میں آنکھوں سے اشکوں کو نکلتے دیکھا ہے

یہ فضل ہے میرے خالق کا یہ فیض ہے شاہِ بطحا کا
زوّار مدینے کی ہم نے قسمت کو بدلتے دیکھا ہے

ہم جیسے خطا کاروں پر بھی سرکار کرم فرماتے ہیں
وہ سِکّہ جو بالکل کھوٹا ہو طیبہ میں وہ چلتے دیکھا ہے

تعلیمِ حضورِ اکرمؐ کا یہ فیض ہے اہلِ عالم نے
بگڑوں کو سُدھرتے دیکھا ہے گرتوں کو سنبھلتے دیکھا ہے

مغرور و شرابی، خودسر بھی جب آئے نبی کے قدموں میں
اخلاق کے سانچے میں اُن کے اطوار کو ڈھلتے دیکھا ہے

ہم نے تو نہیں دیکھا لیکن اصحابِ رسولِ اکرمؐ نے
سرکار کے پنجۂ اطہر سے چشموں کو اُبلتے دیکھا ہے

محبوبِ خدا کی مرضی سے، مولائے علیؓ نے آنکھوں سے
سُورج جو مکمّل ڈُوب چکا پھر اُس کو نکلتے دیکھا ہے

اس مکتبِ علم و عرفاں میں اُس دَور کے طالب علموں کا
ظاہر بھی بدلتے دیکھا ہے، باطن بھی بدلتے دیکھا ہے

اِک صِرف سکندر ہم ہی نہیں، سرکار کے خوانِ نعمت سے
دو چار نہیں دس بیس نہیں، لاکھوں ہی کو پلتے دیکھا ہے

◉

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انھیں اہلِ نظر نے سر سے پا تک معجزہ سمجھا

کِسی نے اپنا جیسا اور کسی نے بھائی سا سمجھا
مگر ہم نے انہیں محبوبِ حق اور مصطفےٰ سمجھا

کچھ ایسے ہیں جو اُن کے غیب اور رحمت کے منکر ہیں
جنہیں اہلِ نظر نے سر سے پا تک معجزہ سمجھا

خُدا نے اُن ہی کے باعث تو کُل عالم بنائے ہیں
جو اِس نکتے کو سمجھا خلق میں اُنکو ورا سمجھا

جنہیں نسبت ہے وہ آقا و مولیٰ ہی سمجھتے ہیں
مگر جو منکرِ عظمت ہے وہ اپنا ہی سا سمجھا

بشر کی کیا حقیقت ہے جو شانِ مصطفےٰ سمجھے
کہ جب رُوح الامیں نے بھی نہ اُن کا مرتبہ سمجھا!

خدا ہی مرتبہ داں ہے فقط محبوب کا اپنے
بجز رب کے کسی نے کب مقامِ مصطفٰے سمجھا

ہماری مشکلیں ہوتی ہیں حل اُن کی سفارش سے
خدا شاہد ہے ہم نے اسلئے مشکلکشا سمجھا

پھنسی جب بھی مری کشتی کبھی بحرِ حوادث میں
انھیں پر چھوڑ دی کشتی، انھیں کو ناخدا سمجھا

اُسے بھی ہوگئی خاکِ مدینہ سے شفا حاصل
اَطِبّائے جہاں نے جس کو مرضِ لادوا سمجھا

نبی کے حکم کو فرمانِ خالق ہم نے سمجھا ہے
رضائے مصطفٰے کو خاص خالق کی رضا سمجھا

بزرگی اور فضیلت کی دلیل بے مثالی ہے
کہ سب نبیوں نے اقصیٰ میں انہیں کو پیشوا سمجھا

وہ محبوبِ خدا ہیں اے سکندر اس لئے ہم نے
خدا سمجھا کبھی اُنکو نہ خالق سے جدا سمجھا

بسمِ اللہِ الرحمٰنِ الرحیمؒ

اُن کی مدحت مدام ہوتی ہے

اُن کی مدحت مدام ہوتی ہے
صُبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے

ذکرِ محبوبِ حق کی ہر محفل
وَاجبُ الاحترام ہوتی ہے

نقش ہو جس کے دل پہ نامِ نبی
اُس پہ دوزخ حرام ہوتی ہے

جو غلامِ حضور بن جائے
اُس کی دُنیا غلام ہوتی ہے

اُلفتِ مصطفےٰ کا اِک ذریعہ
نعتِ خیرالانام ہوتی ہے

جو فنائے رسول ہو جائے
خُلد اس کا انعام ہوتی ہے

صرف مومن ہی پر نہیں مَوقوف
اُن کی رحمت تو عام ہوتی ہے

جا کے کُوئے نبی میں قلب کے ساتھ
رُوح بھی شاد کام ہوتی ہے

حاضری حرم کی ہر ساعت
مغفرت کا پیام ہوتی ہے

طیبہ جاتا ہے بس وہی جس پر
چشمِ خیر الانام ہوتی ہے

اے سکندر میَں ڈھلتا سورج ہوں
اب کوئی دَم میں شام ہوتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جانِ رحمت پہ قرباں عمرؓ ہو گئے

ہم جو مدّاحِ خیر البشر ہو گئے
ذکرِ آقا سے خود معتبر ہو گئے

وہ ملے تو ہمارے لئے راستے
قُربِ معبود کے مختصر ہو گئے

نام اُن کا وظیفہ مرا بن گیا
ان کی مدحت میں گم اس قدر ہو گئے

اُن کے دامن میں آکر سکوں مل گیا
دُور دنیا کے خوف و خطر ہو گئے

اُن کی صحبت نے لوہے کو کُندن کیا
سنگریزے مثالِ گہر ہو گئے

علم و عرفاں کی جب ہو گئی آگہی
دیدۂ کور بھی دیدہ ور ہو گئے

اُن کے قدموں میں آ کر ہدایت ملی
مائلِ بر کرم اہلِ شر ہو گئے

اُن کی تعلیم سے جاہلانِ عرب
علم و عرفاں کے شمس و قمر ہو گئے

جن کو قسمت سے اُن کی غلامی ملی
ارضِ کونین کے تاجور ہو گئے

قُربِ جن کو ملا منزلیں طے ہوئیں
راہ گُم کردہ خود راہبر ہو گئے

سرکشانِ عرب آئے قدموں میں جب
بہرِ تعظیم خم اُن کے سر ہو گئے

قتل کرنے کو آئے تھے خود مر مٹے
جانِ رحمت پہ قرباں عمرؓ ہو گئے

معجزہ ہے سکندر یہ سرکار کا
یک بیک رحمدل اہلِ شر ہو گئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

ہے عظمت ورائے ورا مصطفٰے کی

کروں کس طرح میں ثنا مصطفٰے کی
ہے عظمت ورائے ورا مصطفٰے کی

ہے حمدِ خدا مصطفٰے کا وظیفہ
تو شغلِ الٰہی ثنا مصطفٰے کی

صحابہؓ سے پوچھو یا قرآں میں دیکھو
کہ توقیر و عظمت ہے کیا مصطفٰے کی

لڑکپن۔ جوانی کہ ہو عہدِ پیری
ہے ہر شان معجز نما مصطفٰے کی

تبسّم۔ تکلّم۔ قیام اور سجدہ
پسندِ خدا ہر ادا مصطفٰے کی

ہیں دونوں جہاں ان کے جلووں سے روشن
ہے کونین بھر میں ضیائے مصطفےٰ کی

ہے لاریب بے مثل خَلقِ خدا میں
سخا مصطفےٰ کی عطا مصطفےٰ کی

ہُوا وہ غمِ دو جہاں سے مُبرّا
جو دہلیز پر آ گیا مصطفےٰ کی

لگالوں میں آنکھوں میں سُرمہ سمجھ کر
کہ اکسیر ہے خاکِ پا مصطفےٰ کی

سکندر دُعا ہے کہ مرنے سے پہلے
زیارت ہو مجھ کو خدا مصطفےٰ کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ کرم لازوال ہے اُن کا

دِل میں ہر دم خیال ہے اُن کا
یہ کرم لازوال ہے اُن کا

اُن کی کونین میں نظیر نہیں
ہر گدا بے مثال ہے اُن کا

جس کا ہمسر نہیں دو عالم میں
وہ انوکھا جمال ہے اُن کا

خلق کے پاسباں محمدؐ ہیں
پاسباں ذوالجلال ہے اُن کا

اشک آنکھوں میں ورم پاؤں میں
ذوقِ سجدہ کمال ہے اُن کا

اپنی اُمّت کی مغفرت کے لئے
رب سے پیہم سوال ہے اُن کا

رب کی اُن پر کرم کی بارش ہے
کب گوارا ملال ہے اُن کا

اُن کے جلوؤں سے عرش روشن ہے
کہکشاں میں جمال ہے اُن کا

دولتِ عشق سرورِ دیں سے
ہر گدا مالا مال ہے اُن کا

وہ سکندر حبیب خالق ہیں
وصف لکھنا محال ہے اُن کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا خوف اُسے گردشِ دوراں کے ستم سے

کیا خوف اُسے گردشِ دوراں کے ستم سے
وابستہ ہے جو رحمتِ عالم کے قدم سے

دامانِ کرم ہاتھ میں ہے جسکے نبی کا
لاریب مبرّا ہے وہ ہر رنج والم سے

سرمایہ ہے میرا شہِ بطحا کی محبّت!
رغبت نہیں دُنیا کی مجھے جاہ وحشم سے

ہر فرد کو ملتی نہیں طیبہ کی حضوری
ملتی ہے یہ نعمت شہِ طیبہ کے کرم سے

جی چاہتا ہے چوم لوں اس شخص کی آنکھیں
آتا ہے پلٹ کر جو مدینے کے حرم سے

وہ درد جسے کہتے ہیں سب دردِ محبّت
ملتا نہیں دُنیا میں کہیں دام و درم سے

اے نورِ ازل، نورِ ابد، نورِ مجسّم
قائم ہے دو عالم کی ضیا آپ کے دم سے

برسوں سے جدائی میں تڑپتا ہوں حرم کی
کب دیکھئے ہوتا ہے عطا اذن حرم سے

سرکار کرم کیجئے قدموں میں بُلا کر
عاصی کو بلا لیجئے پھر اپنے کرم سے

لکھنے کو تو لکھی ہیں سکندر بہت نعتیں
حق ہو سکا پھر بھی نہ ادا نعت کا ہم سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوائے اپنے بُرا کوئی دُوسرا نہ رہا

وہ جس کا شافعِ محشر سے واسطہ نہ رہا
سمجھ لو اُس کا خدا سے بھی رابطہ نہ رہا
اُنھیں کا عشق تو ایمان کی کسوٹی ہے
رہا نہ عشق تو ایماں بھی بخدا نہ رہا
وہ نام کا ہے مُسلماں مگر منافق ہے
کہ جس میں حُبِّ نبی، خوفِ کبریا نہ رہا
وہ کیفِ عشق کی رنگینیوں کو کیا سمجھے
کبھی جو عشق کی لذّت سے آشنا نہ رہا
وہ اور ہوں گے بہر حال ہم نہیں اُن میں
کہ جن کو رحمتِ عالم کا آسرا نہ رہا

کیا جو تجزیہ اپنا تو اپنی نظروں میں
سوائے اپنے بُرا کوئی دُوسرا نہ رہا

بس اِک حضوریِ طیبہ کی دل میں خواہش ہے
اب اور اس کے سوا کوئی مدّعا نہ رہا

قلوبِ اہلِ وفا یاد سے رہے معمُور
خیالِ سرورِ عالم کبھی جُدا نہ رہا

غنی کچھ ایسا کیا دل کو ان کی رحمت نے
زمانہ کیا مجھے قسمت سے بھی گِلہ نہ رہا

یہ اُن کا فیضِ نظر ہے کمال شفقت ہے
بُرا بھی آ گیا در پر تو پھر بُرا نہ رہا

ہر اِک نے ٹال دیا۔ مجھ کو لا دوا کہہ کر
درِ نبی پہ مِرا مرض لا دوا نہ رہا

رہے گا ذکرِ محمدؐ ہمیشہ پائندہ
وجود کیا ہے سکندر کا یہ رہا نہ رہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَرائے خُدا   نگاہِ کرَم

مرے حال پر شہِ ذی حشم برائے خدا نگاہِ کرم
مرے چارہ گر شفیعِ اُمم برائے خدا نگاہِ کرم

بہت شاق ہے فراقِ حرم مرا قلب ہے شکار الم
سُناؤں کِسے میں رُوئدادِ غم ۔ برائے خدا نگاہِ کرم

مدینے سے مَیں بہت دُور ہوں جُدائی کے غم سے رنجور ہوں
گراں ہو گیا ہے یہ بارِ غم ۔ برائے خدا نگاہِ کرم

مدینے میں ہے سکونِ دِلی ۔ ملی ہے یہیں نئی زندگی
یہ ہے عاشقوں کا باغِ اِرم ۔ برائے خُدا نگاہِ کرم

یہ ہے غمزدوں کا دارالشّفا یہ ہے بیکسوں کی جائے پناہ
اسے چھوڑ کر کہاں ؟ جائیں ہم ۔ برائے خدا نگاہِ کرم

مدینے میں پھر بلا لیجئے دلی تشنگی بجھا دیجئے
اِدھر بھی کرم۔ سحابِ کرم۔ برائے خدا نگاہِ کرم

مرا کون ہے تمہارے سوا۔ مرے پیشوا شفیع الورا
وقارِ عرب متاعِ عجم برائے خدا نگاہِ کرم

مرے مصطفےٰ! مرے مجتبیٰ! مرے ناخدا۔ حبیبِ خدا
تمہیں سے تو ہے ہمارا بھرم۔ برائے خدا نگاہِ کرم

گدایانِ در کا میں ہوں گدا۔ ہے یہی شرف یہی مرتبہ
گدا آپ کے ہیں سب محترم برائے خدا نگاہِ کرم

سکندر پہ ہے عطا آپ کی کہ لکھتا ہے یہ ثنا آپ کی
کرم آپ کا نہیں یہ بھی کم برائے خدا نگاہِ کرم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمنّا ہے درِ خیر الورٰی کی

تمنّا ہے درِ خیر الورٰی کی
جو ہے جائے پناہ ہر بے نوا کی

جو جلوہ گاہ ہے شاہ دنیٰ کی
جہاں ہیں بارشیں نور و ضیا کی

خدا لے جائے طیبہ میں تو دیکھو
نظر آ جائیگی قُدرت خدا کی

وہ در ہے قاسمِ نعمت کا جس میں
بھری جاتی ہے جھولی ہر گدا کی

طلب سے پہلے بھر جاتا ہے دامن
ضرورت کیا ہے سائل کو صدا کی

جو آیا دے دیا راہِ خدا میں
انوکھی ہے سخا۔ شاہِ دنیٰ کی

فقیری میں بھی ہیں شاہوں کے تیور
نرالی شان ہے ان کے گدا کی

دیارِ پاک میں جس سمت دیکھو
نظر آئے گی رحمت مصطفےٰ کی

ہوا نازل قرآنِ پاک دل پر
یہ ہمّت ہے حبیب کبریا کی

طلب ہے جس کو خالق کی رضا کی — رضا حاصل کرے پہلے نبی کی
کرے توصیف کیا اک عبدِ خاکی — وہ نوری ہیں گھرانہ ان کا نوری

سکندر میری قسمت اللہ اللہ
ثنا لکھتا ہوں ممدوحِ خدا کی

وہ رحمتِ عالم ہیں ضعیفوں کے معیں ہیں
ممتازِ رسل تاجِ رسالت کے نگیں ہیں
اللہ کے محبوب ہیں بےمثل حسیں ہیں
کونین کے مختار ہیں ہر دل میں مکیں ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رات تاریک ہے آغازِ سحر ہونے دو

زندگی ہجر کی کُلفت میں بسر ہونے دو
یادِ طیبہ میں ابھی چشم کو تر ہونے دو

اُن کی اِک چشمِ کرم درد کا درماں ہوگی
کچھ تڑپ اور بڑھے دردِ جگر ہونے دو

اِذن مِل جائے تو کٹ جائینگے فرقت کے یہ دن
رات تاریک ہے آغازِ سحر ہونے دو

در پہ بُلوا کے وہ بخشیں گے حضوری کا شرف
میری آہوں میں ابھی اور اثر ہونے دو

دِل ہی بن جائے گا پھر گُنبدِ خضرا اک دن
میرا دل رحمتِ کونین کا گھر ہونے دو

طیبہ جانے کا نکل آئے گا کوئی ذریعہ

اُن کی اِک چشمِ عنایت تو اِدھر ہونے دو،

کیا ستائے گی مجھے گردشِ ایّام بھلا

میرے حالات کی آقا کو خبر ہونے دو

جھولیاں بھر ہی کے لَوٹیں گے حریصانِ کرم

دَر پہ سرکار کے منگتوں کی گُذر ہونے دو

دِل تو برسوں ہی سے تعظیم میں خم ہے اُن کی

خم درِ شاہ پہ تعظیم میں سر ہونے دو

اپنے آنچل میں چھپالیں گی بہشتی حُوریں

میرے اشکوں کو عقیدت کے گہر ہونے دو

جلد ہی جائینگے طیبہ میں پھر انشاءاللہ

اے سکندر مِرے آقا کی مہر ہونے دو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کس زباں سے کہوں آقا کو مری یاد نہیں

قابلِ ذکر مرے ہجر کی رُوداد نہیں
دُور طیبہ سے ہوں میں اس لئے دل شاد نہیں

بار ہے دِل پہ مدینے کی جُدائی آقا!
عرضِ احوال ہے شکوہ نہیں فریاد نہیں

آپ کی یاد کو سینے میں بسا رکھا ہے
دِل کی دُنیا کو مَیں کیسے کہوں آباد نہیں

ہجر میں ہوتا ہے محسوس کہ صدیاں گُذریں
کب مدینہ مَیں گیا یہ بھی مجھے یاد نہیں

ایسا معبود کا ہوتا ہے مدینے میں کرم
شادماں سب ہیں وہاں کوئی بھی ناشاد نہیں

بِک چکا نامِ محمدؐ پہ مَیں کلمہ پڑھ کر
مَیں غلامِ شہِ لولاک ہوں آزاد نہیں

دِل میں سرکار کے جلوؤں کو بسا رکھا ہے
یہ عقیدت کی تو معراج ہے الحاد نہیں

مصلحت ہو گی کوئی در پہ نہ بلوانے میں
کِس زباں سے کہوں آقا کو مری یاد نہیں

اُمّتی ہوں مِرا سب کچھ ہے اُنہیں کا عطیہ
اِک مسلمان ہوں مَیں کالکا پرشاد نہیں

ہمّت افزائی ہے جو کچھ بھی کہیں اہلِ نظر
طالبِ علم ہوں نعتوں کا مَیں اُستاد نہیں

اُن کے دیوانوں سے کہہ لیتا ہوں دل کی باتیں
ہوش والوں سے سکندر طلبِ داد نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دردِ فُرقت بیان ہو کیسے؟

دردِ فُرقت بیان ہو کیسے؟
غم کی شدّت بیان ہو کیسے؟

دل تڑپتا ہے حاضری کے لئے
دل کی حالت بیان ہو کیسے؟

ایک عرصہ ہوا حرم دیکھے
رنجِ کُلفت بیان ہو کیسے؟

جلوہ گاہِ حبیب ہے طیبہ
اس کی حُرمت بیان ہو کیسے؟

جو درِ مصطفٰے پہ ملتی ہے
دِل کو لذّت بیان ہو کیسے؟

اَرضِ طیبہ میں جا کے خود دیکھو
اس کی رفعت بیان ہو کیسے؟

نائبِ ربِّ ذُوالجلال ہیں وہ
اُن کی عظمت بیان ہو کیسے؟

ہم پہ ہر آن ہے کرم اُن کا
یہ سعادت بیان ہو کیسے؟

اُن کی رحمت سے کون ہے محروم
شانِ رحمت بیان ہو کیسے؟

سارے نبیوں کے اِک امام ہیں وہ
اُن کی شوکت بیان ہو کیسے؟

ذکرِ آقا سے جو نصیب ہوئی
دل کو فرحت بیان ہو کیسے؟

اے سکندرؔ کہاں؟ بِساط مری
اُن کی مِدحت بیان ہو کیسے؟

۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رُوح گر تن سے مدینے میں جُدا ہو جائے

میرے سرکار یہ مقبول دُعا ہو جائے

اِذن پھر مجھ کو مدینے کا عطا ہو جائے

میری بیتاب نگاہوں کو سکوں مل جائے

در پہ سرکار کے حاضر جو گدا ہو جائے

دل تڑپتا ہے مدینے کی زیارت کے لئے

ہجر میں دل کے تڑپنے کی دَوا ہو جائے

دیکھ کر گنبدِ خضرا کے درخشاں جلوے

قلبِ تاریک پرِ عاصی کے جلا ہو جائے

تشنگی دل کی مِٹے روح کو آرام ملے

گر کرم بارِ دگر مجھ پہ شہا ہو جائے

آپ گر چشمِ نوازش کریں میری جانب
بخت بھی اَوجِ ثریّا پہ مرا ہو جائے

گو میں لائق تو نہیں در پہ حضوری کے مگر
رحمتِ کُل پہ کرم بہرِ خُدا ہو جائے

جتنے عُشّاق تڑپتے ہیں زیارت کے لئے
اِذن اُن سب کو مدینے کا عطا ہو جائے

میں تو سمجھوں گا ہوئی حاضری میری منظور
رُوح گر تن سے مدینے میں جُدا ہو جائے

گو نکمّا ہے سکندرؔ یہ مگر آپ کا ہے
ایک بار اور کرم اِس پہ شہا ہو جائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا رکھے کہ میرا دل ہے مثلِ طُور برسوں سے

لقائے مصطفےٰ سے قلب ہے معمور برسوں سے
مئے حبِّ نبی سے چشم ہے مخمور برسوں سے

مرا دل جلوہ گاہِ ناز ہے محبوب خالق کی
خدا رکھے کہ میرا دل ہے مثلِ طور برسوں سے

وہ پروانہ ہوں میں جو شمعِ طیبہ سے جدا ہو کر
ضیائے روضۂ سرکار سے ہے دُور برسوں سے

نظر کے سامنے اب گنبدِ خضرا نہیں میرے
مدینے کی جُدائی میں ہے دِل رنجور برسوں سے

بہت سی مشکلیں حائل ہیں طیبہ کی حضوری میں
درِ سرکار پہ جانا نہیں مقدور برسوں سے

گذارش تو قدمبوسی کی میں ہر سال کرتا ہوں
مگر ہوتی نہیں درخواست ہی منظور برسوں سے

جہاں آنکھوں کو ٹھنڈک قلب کو ملتی ہے تابانی
ہے نظروں سے نہاں وہ روضۂ پُرنور برسوں سے

کرم فرمائیے آقا بہت مغموم رہتا ہے
زیارت کی تمنّا میں دلِ مہجور برسوں سے

درُود پاک پڑھ لیتا ہوں مَیں ہر کام سے پہلے
بنا رکھا ہے مَیں نے اپنا یہ دستُور برسوں سے

فقط اِک نعت گوئی بس مجھے مصروف رکھتی ہے
وگرنہ کارِ دُنیا سے ہوں کوسوں دُور برسوں سے

سَگِ کوُئے مدینہ ہوں سکنؔدر فخر ہے مجھ کو
اِسی نسبت ہی سے دُنیا میں ہوں مشہور برسوں سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور غنچۂ اُمیّد پھر کھلائیں گے

دیارِ پاک میں سرکار جب بُلائیں گے
کوئی سبب کوئی ذریعہ بھی خود بنائیں گے
نصیب جا کے مدینہ میں آزمائیں گے
دِلی مُراد، یقیں ہے وہاں سے پائینگے
ضیاءِ گنبدِ خضرا سے نُور ملتا ہے
دِل و نظر کو بھی ہم جا کے جگمگائیں گے
وہیں سے ہوگا مداوائے غم بفضلِ خدا
جب اپنے غم کا فسانہ اُنہیں سُنائیں گے
کلی اُمیدوں کی بن جائے گی گُلِ خنداں
حضور غنچۂ اُمید پھر کھلائیں گے

لگا کے روضے کی جالی سے سینۂ پُر داغ
جو داغ دل میں گُناہوں کے ہیں مٹائیں گے
نگاہِ لُطف تو ہونے دو شاہِ بطحیٰ کی
خدا نے چاہا تو پھر ہم مدینے جائیں گے
ضرور ہوں گے سرِ حشر ساقیٔ کوثر
پلا کے جام مری تشنگی مٹائیں گے
خطا شعاروں کو بھی گرمیٔ قیامت میں
یقیں ہے دامنِ رحمت میں وہ چھپائینگے
میانِ حشر سرِ عدل شافعِ محشر
گُناہگاروں کی مشکل میں کام آئیں گے
جو دو جہاں کے بُروں کو نبھاتے آئے ہیں
وہی سکندرِ عاصی کو بھی نبھائیں گے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کہ صدیاں گذریں مگر ذکرِ مصطفےٰ نہ گیا

کسی بھی دور میں آقا کا تذکرہ نہ گیا
کہ صدیاں گذریں مگر ذکرِ مصطفےٰ نہ گیا

پلایا ساقیٔ کوثر نے ایک جام جسے
تمام عمر بھی اس جام کا نشہ نہ گیا

ہر ایک رنج و مصیبت میں فاقہ مستی میں
مدینہ چھوڑ کے سرکار کا گدا نہ گیا

وہ مرض جا کے مدینہ میں ہو گیا کافور
کسی علاج سے جو مرضِ لا دوا نہ گیا

لبوں پہ آ گئی فریاد المدد آقا
غمِ فراق مدینے کا جب سہا نہ گیا

بہت تقاضا تھا کہ کھُل کر کہیں گے حالتِ دل
درِ حضور پہ پہنچے تو کچھ کہا نہ گیا
نوازا یوُں تو کئی بار رحمتِ کُل نے
دلِ حریص سے طیبہ کا مُدّعا نہ گیا
تھے بے قرار وہ محبُوب کی جُدائی میں
جبھی تو سدرے پہ جبرئیل سے رہا نہ گیا
ہزاروں دیکھے حسین اور خوبرُو لیکن
خیال دل سے کبھی رُوئے مصطفےٰ نہ گیا
بغیر اُن کے کرم کے کبھی سکندر سے
نبی کی نعت کا اک شعر بھی کہا نہ گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زُمرے میں غلاموں کے شہر یار میں ہم بھی

میخانۂ توحید کے میخوار ہیں ہم بھی
بطحیٰ کے شفا خانے کے بیمار ہیں ہم بھی

دامن ہے مرے ہاتھ میں بھی آپ کا آقا
زُمرے میں غلاموں کے شہر یار ہیں ہم بھی

ہم بھی ہیں گدا آپ کے الطاف و کرم کے
اِک چشمِ توجہ کے طلبگار ہیں ہم بھی

ہم پر بھی سرِ حشر شفاعت کی نظر ہو
اے رحمتِ کونین گنہگار ہیں ہم بھی

بھر دیجئے جھولی مری حسنین رض کا صدقہ
اے شاہِ اُمم مفلس و نادار ہیں ہم بھی

ہم کو بھی دکھا دیجئے انوارِ الٰہی

مجبوبِ خدا - طالبِ دیدار ہیں ہم بھی
مُجھ جیسے خطا کار پہ ہے آپ کی رحمت
ممنونِ کرم آپ کے سرکار ہیں، ہم بھی
محروم ہیں ہم، دیدۂ بینا کی طلب ہے
ہاں چشمِ بصیرت کے طلبگار ہیں ہم بھی
واللہ خطا کار ہیں ہم چشمِ کرم ہو
اِک سر پہ گناہوں کا لئے بار ہیں ہم بھی
ہم آپ کے دربار کے قابل تو نہیں تھے
پھر بھی یہ کرم حاضرِ دربار ہیں ہم بھی
طیبہ کی گدائی پہ سکندر رہوں میں نازاں
یہ فخر ہے اس در کے نمک خوار ہیں ہم بھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم نے بھی رحمتِ عالم کا کرم دیکھا ہے

ہم نے بھی رحمتِ عالم کا کرم دیکھا ہے
اُن کی رحمت سے کئی بار حرم دیکھا ہے

ایک طیبہ ہے دو عالم کے لئے وجہِ سکوں
رحمتِ کُل کا وہاں فیضِ اتم دیکھا ہے

ہم سے منگتوں کا وہاں ذکر ہی کیا ہے کہ وہاں
سر سلاطینِ زمانہ کا بھی خم دیکھا ہے

ہو گئی جن کی مدینے میں رسائی اُن کے
رنج دیکھا ہے نہ چہروں پہ الم دیکھا ہے

کیا بتاؤں میں مدینے میں سکوں کا عالم
میری آنکھوں نے وہاں باغِ اِرم دیکھا ہے

دیدِ طیبہ کا مزہ پُوچھئے اُس سے جس نے
چاندنی راتوں میں طیبہ کا حَرم دیکھا ہے

اُس کے اظہار سے انساں کی زباں قاصِر ہے
فیض سرکار کا جو قُربِ قدم دیکھا ہے

اُس کی نظروں میں جچے کس طرح شانِ کسریٰ
جس نے دربارِ مدینہ کا حشم دیکھا ہے

جانے والے وہاں پہنچے تو بہت شاداں تھے
آنے والوں کو مگر دیدۂ نَم دیکھا ہے

پُوچھتے کیا ہو سکندر سے سفر کے حالات
ہم نے ہر گام پہ آقا کا کرم دیکھا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ظاہر ہے ہر نبی پہ فضیلت حضورؐ کی

مومن کے دل میں کیوں نہ ہو اُلفت حضورؐ کی
ہے باعثِ نجات محبّت حضور کی

ہر کلمہ گو اور صاحبِ ایمان کے لئے
خالق نے فرض کی ہے اطاعت حضور کی

ہر نیک و بد کو اپنی شفاعت کے واسطے
ہنگامِ حشر ہو گی ضرورت حضور کی

بنتا نہیں ہے کام وسیلہ لئے بغیر
اہلِ جہاں کو کیوں نہ ہو حاجت حضور کی

کل بھی ہم ان کے دامنِ رحمت میں تھے مگن
سایہ فگن ہے آج بھی رحمت حضور کی

وہ خاتم النبی بھی ہیں امام الرسل بھی ہیں
ظاہر ہے ہر نبی پہ فضیلت حضور کی

انسان کی ہدایت و تکمیل کے لئے
خالق کا خاص فضل ہے بعثت حضور کی

دونوں ہی ہیں ہمارے لئے رہبرِ حیات
قرآن پاک اور شریعت حضور کی

ممتازِ انبیاء و رسل ہیں مرے نبی
ممتاز امتوں میں ہے امت حضور کی

جز مصطفےٰ گیا نہ کوئی عرشِ پاک پر
قائم ہے کائنات میں رفعت حضور کی

ممکن نہیں بشر سے سکندر جو لکھ سکے
شایانِ شاں حضورؐ کے مدحت حضورؐ کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ روشنی نہ ستاروں سے نہ قمر سے ملی

وہ روشنی نہ ستاروں سے نہ قمر سے ملی
جو روشنی ہمیں طیبہ کے بام ودر سے ملی

رسائی جس سے ہوئی بارگاہِ خالق تک
وہ راہ ہم کو مدینے کی رہگذر سے ملی

سکونِ قلب ہمیں مل گیا مدینے میں!
نجات ٹھوکریں کھانے کے دردِ سر سے ملی

قرآن پاک ہدایت پیامِ خالق ہے
مگر یہ نعمتِ عظمیٰ نبی کے گھر سے ملی

اگر وسیلے سے مانگو تو خوب ملتا ہے
یہ بات کام کی اِک شیخِ معتبر سے ملی

بڑا مقام صحابہ کرامؓ کا ہے جنھیں
کہ رہبری انھیں نبیوں کے راہبر سے ملی
غلام سب ہیں حقیقی غلام وہ ہیں جنھیں
سند غلامی کی طیبہ کے تاجور سے ملی
جو خون کے پیاسے تھے اور دشمنِ خدا و نبی
انھیں بھی جاں کی اماں سیدالبشر سے ملی
جو دشمنی تھی وہ الفت میں ہو گئی تبدیل
نظر عمرؓ کی جو سرکار کی نظر سے ملی
سکندر جب بھی ہوئی حاضری مدینے میں
نئی حیات حیات النبیؐ کے در سے ملی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راہبر آپ کا ہر نقشِ قدم ہے آقا

خوفِ عقبیٰ کا نہ دُنیا کا اَلم ہے آقا
ہو بھی کیوں۔ آپ کا جب مجھ پہ کرم ہے آقا

اہلِ عالم ہمیں کہتے ہیں غلامانِ نبی
آپ کی رحمت و شفقت سے بھرم ہے آقا

آپ کی رحمتِ بیحد پہ دل و جاں صدقے
رُواں رُواں مرا ممنونِ کرم ہے آقا

میں خطاکار و نکما ہوں مگر آپ کا ہوں
آپ کی ذات تو سرتاپا رحم ہے آقا

آپ کی ذات ہی رحمت ہے دو عالم کے لئے
آپ ہی کا تو لقب دافعِ غم ہے آقا

سالکوں، عارفوں، اغواث و قلندر کے لئے
راہبر آپ کا ہر نقشِ قدم ہے آقا

آپ کے دَر کی گدائی پہ میں اِترا تا ہوں
قابلِ دید مرا جاہ و حشم ہے آقا

مجھ نکمّے کو بھی بُلوا کے نوازا دَر پہ
یہ عطا آپ کی یہ لُطفِ اَتم ہے آقا

اپنے جُرموں پہ پشیمان ہوا ہوں حاضر
اشک ہے آنکھوں میں سَر بھی مرا خَم ہے آقا

کیجئے بارگہِ حق میں سفارش میری
آپ ہی سے فقط اُمّیدِ کرم ہے آقا

آپ کی ذات ہے ممدوحِ خدائے برحق
آپ کی جتنی بھی مِدحت ہو وہ کم ہے آقا

کیجئے اپنے خطا کار سکندر پہ کرم!
شرمِ عِصیاں ہے بہت چشم بھی نم ہے آقا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبیؐ کی غلامی کی دولت مِلی ہے

نبی کی غلامی کی دولت ملی ہے — مجھے فکر و غم سے فراغت ملی ہے

مرے دل میں ہے اُلفتِ شاہ بطحیٰ — یہ نعمت اُنھیں کی بدولت ملی ہے

سلامت رہے جذبۂ نعت گوئی — کہ اس شغل سے دل کو فرحت ملی ہے

محمدؐ ہیں محبوب ان کی بدولت — مسلماں کو خالق کی شفقت ملی ہے

خدا اُمّتِ مصطفیٰ سے ہے راضی — ہر اُمت پہ اس کو فضیلت ملی ہے

انہیں رحمتِ دو جہاں کیوں نہ سمجھوں — کہ ہر گام پر ان کی رحمت ملی ہے

نبی نے دیا ہم کو قرآنِ خالق — اُنھیں کے کرم سے شریعت ملی ہے

اُنھیں نے بتایا کہ ایمان کیا ہے — اُنھیں کی بدولت ہدایت ملی ہے

وہ نادار بھی اب غنی ہوگیا ہے — جسے شاہِ طیبہ کی اُلفت ملی ہے

جو ان کی غلامی میں ثابت قدم ہیں — انہیں علم و عرفاں کی دولت ملی ہے

یہ عزت یہ توقیر مجھ کو سکندرؔ

ثنائے نبی کی بدولت ملی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو سر جھکے ہیں درِ نبی پر وہ سر کہیں اور خم نہ ہونگے

ہمارے رُخ رہبری کی خاطر بسوئے دارا و جم نہ ہونگے
ہے رابطہ اُن سے جن کا وہ بھی غلام شاہِ اُمم نہ ہونگے

یہود ہوں کہ نصاریٰ دونوں، ہیں قومِ مُسلم کے دُشمنِ جاں
یہ ظاہری دوستی کریں گے، مگر کبھی ہم قدم نہ ہوں گے

بھروسہ دونوں کی دوستی پر ہے قوم مسلم کی خُود فریبی
یہ وقت پڑنے پہ دینگے دھوکہ، شریکِ افکار و غم نہ ہونگے

ہے قوم نجدی بھی ایک فتنہ، چھُپے ہوئے دُشمنِ نبی ہیں
یہ دُشمنِ مصطفیٰ رہیں گے، مُطیعِ خیرالاُمم نہ ہوں گے

یہود ہیں سرپرست اُن کے مُنافقت ان کا خاص شیوہ
یہ دینِ برحق کے امتحاں میں کبھی بھی ثابت قدم نہ ہونگے

خمیر میں بغضِ مصطفےٰ ہے قلوب میں دشمنی ہے ان کے
وہابِ نجدی ہے انکار مہر، یہ دینِ احمد میں ضم نہ ہونگے

پڑا ہوا ہے گلے میں جن کے غلامیِٔ مصطفےٰ کا پٹہ
حریصِ رحمت وہ ہیں یقیناً حریصِ دام و درم نہ ہونگے

جو دشمنوں سے ملے ہوئے ہیں، جو اُن کے ہاتھوں بکے ہوئے ہیں
بہ روزِ محشر مرے نبی کے اُمیدوارِ کرم نہ ہوں گے

لباسِ رہبر پہن کے رہزن فریب لالچ سے آزمالیں
جو سر جھکے ہیں درِ نبی پر وہ سر کہیں اور خم نہ ہونگے

خُدا ثنا گو ہے مصطفےٰ کا اسی نے بخشی ہے شانِ عظمت
گھٹائیں بھی بوجہل کے پیرو، تو اُن کے درجات کم نہ ہونگے

ہزار فتنے اُٹھائیں دشمن، ہزار کوشش کرے زمانہ
مگر یہ نعتِ نبی کے جلسے کسی طرح سے بھی کم نہ ہونگے

زمین اور آسماں ہیں جب تک، یہ چاند سورج رواں ہیں جبتک
نبی کی مدحت رہے گی جاری یہ ہم نے مانا کہ ہم نہ ہونگے

ہم اپنے آقا کے مدح خواں ہیں بس اتنا کافی ہے اے سکندر
نبی کے گستاخ نجدیوں کے قصیدے ہم سے رقم نہ ہونگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو راہِ عشق کی سختی سے گھبرایا نہیں کرتے

جو راہِ عشق کی سختی سے گھبرایا نہیں کرتے
وہ منزل تک پہنچ جاتے ہیں کترایا نہیں کرتے

غلامِ مصطفٰے بن کر ہی جو دُنیا میں جیتے ہیں
کسی مشکل کو بھی خاطر میں وہ لایا نہیں کرتے

عجب انداز ہے حلقہ بگوشانِ محمدؐ کا
جب آ جاتے ہیں قدموں میں تو پھر جایا نہیں کرتے

جنہیں ان کی غلامی کا شرف ہو جاتا ہے حاصل
کسی نجدی کے بہکانے میں وہ آیا نہیں کرتے

جنہیں انعام مِل جاتا ہے دربارِ رسالت سے
سراپا عجز ہو جاتے ہیں اِترایا نہیں کرتے

جو اُن کے ہو گئے اور اُن کے در پہ کر لیا تکیہ
وہ ہرگز در بدر کی ٹھوکریں کھایا نہیں کرتے

جو اُن کے نام لیوا ہیں قناعت ان کا شیوہ ہے
درِ اغیار پر دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

مدینے کی زیارت ہو گئی جن خوش نصیبوں کو
کسی دَر پہ سکونِ قلب پھر پایا نہیں کرتے

یہ وہ در ہے جہاں منگتے تو کیا شاہانِ عالم بھی
کبھی دامن کو پھیلانے میں شرمایا نہیں کرتے

غلامئِ محمد تاجداری سے بھی افضل ہے
یہ وہ سودا ہے جس کو کر کے پچھتایا نہیں کرتے

کلام اللہ شاہد ہے حبیب اللہ کی عظمت کا
ارے ناداں کلامِ حق کو جھٹلایا نہیں کرتے

سکندرؔ میرا ایماں ہے وہ ہرگز جا نہیں سکتا
جسے سرکار اپنے در پہ بلوایا نہیں کرتے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعریفِ محمدؐ سے جو شاداں نہیں ہوتے

تعریفِ محمدؐ سے جو شاداں نہیں ہوتے
دِل اُن کے حقیقت میں درخشاں نہیں ہوتے

ہے جن کے دلوں میں شہِ بطحا کی کدورت
وہ پیروئے بوجہل مسلماں نہیں ہوتے

اللہ کی عظمت سے نہیں قلب جو روشن
اُس دل میں تو محبوب بھی مہماں نہیں ہوتے

جو رحمتِ کونین کی رحمت کے ہیں منکر
وہ مستحقِ رحمتِ رحماں نہیں ہوتے

اللہ کے محبوب سے جن کو نہیں اُلفت
مومن تو بڑی بات مسلماں نہیں ہوتے

ہر حال میں خوش رہتے ہیں عُشّاقِ محمدؐ
شکوہ نہیں کرتے کبھی نالاں نہیں ہوتے

کامل ہے یقیں جن کو خدا دیکھ رہا ہے
وہ بحرِ حوادث میں پریشاں نہیں ہوتے

سرکار کی رحمت سے وہ محروم رہیں گے
جو اپنے گناہوں پہ پشیماں نہیں ہوتے

رہتے ہیں وہی طاعتِ محبوب سے غافل
جو حلقہ بگوشِ شہِ ذی شاں نہیں ہوتے

احکامِ خدا۔ اسوۂ سرکار کے تارک
واللہ کبھی صاحبِ ایماں نہیں ہوتے

جو قاسمِ نعمت کے ثنا خواں ہیں سکندر
دُنیا میں کبھی وہ تہی داماں نہیں ہوتے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بزمِ اصحابؓ میں چاندنی ہو گئی

ذکرِ خیرالوریٰ ہیں وہ فرحت ملی دُور دل سے مرے بیکلی ہو گئی
اُن کے اسمِ مبارک کی تکرار سے قلبِ تاریک میں روشنی ہو گئی

عاشقوں کے لئے ذکرِ محبوب ہے دافعِ رنج و غم، رُوح و دل کی غذا
جب کہیں چار دیوانے یکجا ہوئے محفلِ پاکِ نعتِ نبی ہو گئی

زندہ رہ کر بھی ہم پہلے زندہ نہ تھے قلبِ مُردہ کا ایماں ہی ضعف تھا
اُن سے نسبت ہوئی قلب زندہ ہوا، زندگی اب مری زندگی ہو گئی

چہرۂ مصطفےٰ کو خدا کی قسم بُغض سے جس نے دیکھا وہ ناری ہوا
جس نظر نے محبّت سے دیکھا انہیں وہ نظر بالیقیں جنّتی ہو گئی

کیا کروں میں بیاں شانِ بدرالدجیٰ میرے آقا نے جب بھی تبسّم کیا
اُن کے دندانِ پُر نُور کے نُور سے بزمِ اصحابؓ میں چاندنی ہو گئی

عفوِ اُمّت پہ آقا کو اصرار ہے بخش دوں گا یہ خالق کا اقرار ہے
رحمتِ مصطفےٰ افضلِ غفّار سے نارِ دوزخ سے امت بری ہوگئی

حاضریٔ حرم بس ہے ان کا کرم۔ مال و زر کی یہاں کوئی وقعت نہیں
جس پہ چشمِ کرم مصطفےٰ کی ہوئی۔ اس کی دربار میں حاضری ہوگئی

جو بھی در پر گیا اس پہ رحمت ہوئی حاضریٔ حرم کی سعادت ملی
اُس کی ہر بات بگڑی ہوئی بن گئی کھوٹی تقدیر اُس کی کھری ہوگئی

اُن کے عشّاق کا کچھ عجب رنگ ہے بند آنکھوں سے دیدار کرتے ہیں وہ
جالیوں کے قریں باادب بیٹھ کر۔ حال بھی کہہ دیا دید بھی ہوگئی

جز ثنائے نبی پاس کچھ بھی نہ تھا کوئی توشہ نہ تھا آخرت کے لئے
ذریعۂ مغفرت اے سکندر مری پیشِ خالق ثنائے نبی ہوگئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدا نغمۂ سرمدی ہے یہی

بندہ معبود کے در پہ جھکتا رہے ہر بشر کے لیے لازمی ہے یہی
دل اطاعت میں محبوب کے خم رہے۔ میرا ایمان ہے بندگی ہے یہی

دل میں خوفِ خدا۔ فکرِ روزِ جزا۔ لب پہ نعتِ نبی دل میں یادِ نبی
اک غلامِ شہنشاہِ کونین کی۔ زندگی اصل میں زندگی ہے یہی

جو بھی نعمت ملے شکرِ خالق کرو جو بھی تکلیف ہو صبر اس پر کرو
کوئی شکوہ ہو لب پر نہ فریاد ہو۔ بے خبر شیوۂ عاشقی ہے یہی

جس سے روکا ہے وہ کام تم نہ کرو حکم جس کا ملا ہے وہ فوراً کرو
آلؓ و اصحابؓ سے اُن کی اُلفت کرو بالیقیں اتباعِ نبی ہے یہی

فکرِ کوئے نبی۔ ذکرِ خوئے نبی۔ مدحِ زلفِ نبی۔ وصفِ روئے نبی
عاشقانِ نبی کے سکوں کیلئے بخدا نغمۂ سرمدی ہے یہی

ہم غلامِ نبی ہیں خدا کا کرم ۔ ہم ثنا خواں ہیں یہ مصطفےٰ کا کرم
دو کریموں سے فیضان پاتا ہوں میں ۔ میری تقدیر کی برتری ہے یہی

ہم مسلمان ہیں پھر بھی ناکام ہیں اپنی کوتاہیوں پہ پشیمان ہیں
کس طرح منہ دکھائیں گے سرکار کو روزِ محشر ندامت بڑی ہے یہی

یوں تو اُمت میں احمد کے داخل بھی ہیں عاشقانِ محمد میں شامل بھی ہیں
وہ عمل جو بنے توشۂ آخرت پاس اپنے نہیں ۔ اِک کمی ہے یہی

نزع کے وقت ایماں سلامت رہے ۔ مکرِ شیطان سے دل نہ گمراہ ہو
قبر میں میرے آقا کا دیدار ہو ۔ بندۂ حق کی منزل کڑی ہے یہی

حمد پاکِ خدا وِرد کرتا رہوں نعت پاکِ نبی لکھتا پڑھتا رہوں
اب سکندر دِلی آرزو ہے یہی ۔ اب فقط مقصدِ زندگی ہے یہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر رشتے سے بالا ہے

دو عالم میں محمد مصطفےٰ کا بول بالا ہے
خدا کے بعد ذاتِ مصطفےٰ ہی سب سے اعلیٰ ہے

بنایا ہے خدا نے اُن کے جسمِ پاک کو نوری
اُنھیں کے نور سے کونین میں ہر سُو اُجالا ہے

درخشاں دل ہیں جن کے وہ انہیں نوری سمجھتے ہیں
جو اُن کے نور کے منکر ہیں اُن کا دل ہی کالا ہے

خدا کی مملکت میں منفرد ہیں سب سے اعلیٰ ہیں
دو عالم میں مرے سرکار کا عالم نرالا ہے

میں اُن کا اُمتی ہوں اور محمد میرے آقا ہیں
یہ وہ رشتہ ہے جو دنیا کے ہر رشتے سے بالا ہے

وہ نامِ مصطفیٰ ہے جس پہ ہر مومن کی جاں صدقے
یہ نامِ پاک مومن کے ہر اک غم کا ازالہ ہے

خدا محبوب کے عشّاق کو اپنا سمجھتا ہے
کہ جو محبوب کا عاشق ہے وہ اللہ والا ہے

جو جان و مال سے زیادہ محبِّ سرورِ دیں ہے
اُسی کے ہاتھ میں لاریب جنّت کا قبالہ ہے

جو آیا اُن کے در پر وہ کبھی خالی نہیں لوٹا
شہِ کون و مکاں نے کب کسی سائل کو ٹالا ہے

صحابہ کا ہے جھرمٹ بیچ میں سرکار بیٹھے ہیں
کہ گویا چہرۂ محبوب پر پُرنور ہالہ ہے

سکندرؔ نعت لکھ کر مستحق ہوں میں بھی جنّت کا
مرا ممدوح۔ ممدوحِ جہاں ہے شاہ والا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر گھڑی پیشِ نظر مصحفِ قرآن رہے

ہاتھ میں شاہِ دنیٰ آپ کا دامان رہے
دِل میں یاد آپ کی یا سیّدِ ذی شان رہے

حشر میں بھی ہو مِرے لب پہ دُرود اور سلام
آپ کے دَر کے غلاموں کی یہ پہچان رہے

آپ ہیں فخرِ رُسل۔ ختمِ رُسل۔ رحمتِ کُل
اِس عقیدے ہی پہ قائم مِرا ایمان رہے

اُمتی آپ کا ہوں اتنا کرم ہو مُجھ پر
زندگی بھر یہ گدا تابعِ فرمان رہے

ڈگمگائیں گے قدم پھر نہ صراطِ حق سے
آپ کی ذاتِ گرامی جو نگہبان رہے

وسوسوں سے بھی بچا لیجئے سرکار مجھے
مکرِ شیطاں سے سلامت مرا ایمان رہے

اس لئے پڑھتا ہوں کثرت سے درود اور سلام
نزع اور قبر میں مشکل مری آسان رہے

پاک و طیّب رہے دل میرا تلاوت کے طفیل
ہر گھڑی پیشِ نظر مصحفِ عثمان رض رہے

آپ کے در کی گدائی میں ہے میری عظمت
یہ شرف قائم و دائم شہِ ذیشان رہے

مفلسی لاکھ رکاوٹ بنے منزل کے لئے
طیبہ جانے کا مگر قلب میں ارمان رہے

مقصدِ حمد و ثنا یہ ہے کہ پیشِ داور
مغفرت کا یہ سکندر مری سامان رہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ظاہر ہے حال آقا پہ اپنے غلام کا

ہر لمحہ لب پہ ذکر ہے خیر الانام کا
میرا یہی وظیفہ ہے اب صبح و شام کا

جب تک جیوں جہاں بھی رہوں بھیجتا رہوں
تحفہ درِ نبی پہ درود و سلام کا

یارب مجھے عطا ہو غلامئِ مصطفےٰ
صدقہ میں مانگتا ہوں اسی پاک نام کا

گذری ہے عمر ساقیِ کوثر کی مدح میں
ہوں مستحق میں خلد میں کوثر کے جام کا

جس طرح زندگی میں وہ رکھتے رہے بھرم
رکھ لیں گے حشر میں بھی بھرم وہ غلام کا

اُن کے کرم سے مجھ کو شفاعت کی ہے اُمید
بردا ہوں مَیں بھی ایک شہِ تشنہ کام کا

وہ نائبِ خُدا ہیں خُدا کے حبیب ہیں
اس پر ہے اِتّفاق ہر اِک خاص و عام کا

محرَم ہیں وہ رمُوزِ خدائے جلیل کے
ایمان بالیقیں تھا صحابہؓ کرام کا

کیا حال زار اُن سے کروں اپنا مَیں بیاں
ظاہر ہے حال آقا پہ اپنے غُلام کا

جن کے گدائے دَر ہوں زمانے کے تاجور
اندازہ کیا کرے کوئی ان کے مقام کا

لکھتا تو ہوں اَدب سے سکنؔدر میں نعت پاک
حق ہو سکا ادا نہ ابھی احترام کا

◉

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروانہ قصرِ جنّت کا

بھروسہ جن کے کرم پر ہے ساری اُمّت کا
اُمیدوار ہوں مَیں بھی اُنھیں کی رحمت کا

حبیب پاک کی اُلفت۔ اِطاعتِ خالق
یہی ہے اصل میں پروانہ قصرِ جنّت کا

ہے اہلبیتؓ وصحابہؓ کی پیروی لازم
کہ یہ تقاضا ہے سرکار کی محبّت کا

خُدا نے حُسنِ مکمّل عطا کیا اُن کو
وہ شاہکار حقیقی ہیں دستِ قدرت کا

ہیں جبرئیلؑ امیں جن کے در کے خوشہ چیں
کرے گا کیا کوئی اندازہ ان کی عظمت کا

اُنھیں کے ذریعہ مِلا خلق کو خدا کا پیام
یہی تو منشائے خالق تھا ان کی بعثت کا

حضور خلق کے آقا ہیں بندۂ معبود
یہی عقیدہ و مسلک ہے اہلِ سُنّت کا

نزع میں لحد میں عرشِ بریں پہ یاد کیا
مِرے نبی کو تھا کِتنا! خیال اُمّت کا

دُعائیں لب پہ تھیں اُمت کی مغفرت کے لئے
اور سر تھا سجدۂ حق میں قسیم جنّت کا

حیات میں تو سکندر نہ اُن کو دیکھ سکے
کریں گے حشر میں نظّارہ اُن کی شوکت کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحرا کے حسن میں ہے گلستان کی جھلک

جس نے بھی دیکھی سیّدِ ذیشان کی جھلک
آنے لگی پھر اس میں مسلمان کی جھلک

وہ دشمنِ رسول بھی قدموں میں آگئے
تھی جن کے رُخ پہ دشمنِ ایمان کی جھلک

آدم کو سجدہ اس لئے مخلوق نے کیا
دیکھی جبیں پہ جلوۂ سُبحان کی جھلک

ملکوت چرخ پر پئے تعظیم جُھک گئے
آئی نظر جو عرش کے مہمان کی جھلک

جتنی بڑھے گی شدّتِ عشقِ محمدی
اتنی بڑھے گی قلب میں ایمان کی جھلک

صورت میں ہیں جمالِ الٰہی کی تابشیں
سیرت میں مصطفےٰ کے ہے قرآں کی جھلک

خوش ہوں کہ بڑھ رہی ہے مرے دِل کی بیکلی
یہ ہے مدینے جانے کے امکان کی جھلک

کانٹوں میں بھی مدینے کے پھولوں کی ہے مہک
صحرا کے حُسن میں ہے گلستان کی جھلک

پڑھتا ہوں مَیں درُود بھی نعتوں کے ساتھ ساتھ
یہ ہے مِری نجات کے سامان کی جھلک

وقتِ نزَع ہو خاتمہ ایمان پر مِرا
میں دیکھ لوں جو بطحا کے سلطان کی جھلک

دیوان چودھواں بھی سکندؔر طبع ہوا
یہ ہے مِرے حضورؐ کے فیضان کی جھلک

وِلادت باسعادت

مُختارِ کونینْ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تشریف آوری حضور مختارِ کونین

لائے تشریف دُنیا میں خیر الوریٰ، مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا
بزمِ انساں میں آ گئے مصطفیٰ، مرحبا مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

آج بعثت ہے مختارِ کونین کی، آبرو بڑھ گئی آج حرمین کی
گونجا کونین میں شور صلِّ علیٰ، مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

نُور ہی نُور ہر سو بکھر جائے گا، ارضِ تاریک روشن نظر آئے گا
آئے مکّہ کی وادی میں نورِ خدا، مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

ہو گئے آج مبعوث فخرِ رُسل، خاتم الانبیاء، مالکِ کُل و جزو
یک زباں ہو کے ملکوتیوں نے کہا، مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

مژدہ باد آج آئے ہیں شاہِ اُمم، شہر یارِ عرب تاجدارِ عجم!
فرش سے عرش تک آ رہی ہے صدا، مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

آج ہے عیدِ دُنیائے اسلام کی، تاجدارِ مدینہ کے خدّام کی
آج سب سے بڑا فضل رب نے کیا، مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

دردمندوں کو غم کا مداوا ملا، بے سہاروں کے دل کو سہارا ملا
شادماں ہو گئے بیکس و غمزدہ، مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

ان کے آنے سے انساں کو عظمت ملی، حق پرستوں کی خوابیدہ قسمت کھُلی
اشرف الخلق کا پھر ملا مرتبہ، مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

چھوڑ کر اپنی منزل کو رُوح الامیں، آئے خوش ہو کے سدرہ سے سوئے زمیں
جبرائیل امیں بھی تھے نغمہ سرا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

اے سکندر اُٹھو تم بھی تکریم کو، تاجدارِ دو عالم کی تعظیم کو
آ گئے ہم غلاموں کے مشکل کُشا، مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا۔ مرحبا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ شفیع المذنبین محشر کے دولہا آگئے

وجہ تخلیقِ جہاں۔ خالق کی منشا آگئے
فرش پر مسند نشینِ عرشِ اعلیٰ آگئے
رحمتِ کُل اہلِ عالم کی تمنا آگئے
مصطفیٰ و مجتبیٰ۔ یٰسین وطٰہٰ آگئے
کیوں نہ ہو دُنیا کے ٹھکرائے ہوئے لوگوں کی عید
بیکس و مجبور کے ملجیٰ و ماویٰ آگئے
مُژدہ باد اے غم کے مارو مژدہ باد اے عاصیو!
دردمندانِ محبت کے مسیحا آگئے!
جن کا دُنیا میں کوئی ہمدرد وارث ہی نہ تھا
ان یتیموں بے سہاروں کے سہارا آگئے

کُفر کی تاریکیاں جس نے مِٹا دیں نُور سے
لے کے قرآنِ مُبیں وہ شاہِ والا آ گئے

نُورِ خالق سے بنا جن کا وجُودِ باسعید
نُور سے جن کے ہے دُنیا میں اُجالا آ گئے

اِفتخارِ ہر دو عالم صدرِ بزمِ کائنات
فخرِ یوسف، فخرِ موسےٰ، فخرِ عیسیٰ آ گئے

ہے غلامی جن کی وجہِ فخر سلطان و گدا
تاجدارِ بے نواؤں کے وہ آقا آ گئے

جن کی اُلفت ہے خطا کاروں کی بخشش کا سبب
وہ شفیع المذنبیں محشر کے دُولہا آ گئے

اب اُٹھو تعظیم کی خاطر سکندر لکھنوی
رحمتہ للعالمیں سلطانِ بطحا آ گئے

◉

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمع اسلام کی روشن ہوئی بُتخانوں میں

مصطفٰے آئے بہار آئی گلستانوں میں
شمع اِسلام کی روشن ہوئی بُتخانوں میں

عبد و معبُود کا رِشتہ ہوا پھر سے قائم
حق کی پھر جُستجو پیدا ہوئی انسانوں میں

حق کا پیغام جو لائے تھے حبیبِ خالق
ہُوا مقبول وہ اُس دَور کے فرزانوں میں

سُن کے قرآن کی آیاتِ مُبارک کافر
شامل ہونے لگے اسلام کے دیوانوں میں

دُشمنِ دین مسلماں ہوئے توبہ کر کے
یوُں اضافہ ہوا توحید کے مستانوں میں

نورِ اسلام کی چمکیں جو ضیائیں ہر سُو
جاں نثار آنے لگے شمع کے پروانوں میں
جا کے کعبہ میں اذاں حضرتِ فاروقؓ نے دی
زَلزَلہ آگیا، کُفّار کے ایوانوں میں
بن گیا شق القمر دیں کی اشاعت کا سَبَب
تہلکہ مچ گیا، دُنیا کے صَنم خانوں میں
سازشیں ہونے لگیں، حق کو مٹانے کے لئے
مَشورے ہونے لگے کُفر کے کاشانوں میں
روک دو ان کا مِشن قتل مسلمان کو کرو
فیصلہ ہو گیا بوجہل کے مہمانوں میں
ظلم بڑھنے لگے سہ زوروں کے کمزوروں پر
بڑھ گیا جذبۂ فرعونیت انسانوں میں
وہ ستم ڈھائے کہ کانپ اُٹھے فرعون و نمرود
فرق باقی نہ تھا انسانوں میں شیطانوں میں

سختیاں جتنی بڑھیں مشرک و کفاروں کی
جوش اُتنا ہی بڑھا دیں کے نگہبانوں میں

ظلم کی چکی میں پِسیا گیا، ہر مُسلِم کو!
پھر بھی ضُعف آیا نہ اصحاب کے ایمانوں میں

سخت حیرت میں تھے ششدر تھے دلیرانِ عرب
دیکھ کر شوقِ شہادت کا مسلمانوں میں

ظلمِ ظالم سے سکندر مِلے دُنیا کو اماں
پھر خُدا بھیج دے فاروق کو انسانوں میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسان کے لباس میں آئی ہے روشنی

وہ آگئے نوید یہ لائی ہے روشنی
بدرالدجیٰ کے ساتھ ہی آئی ہے روشنی

خلاقِ کائنات نے خود اپنے نور سے
محبوب کو بنا کے بنائی ہے روشنی

انسان کی ہدایت و تکمیل کے لئے
انسان کے لباس میں آئی ہے روشنی

خالق کی یہ مشیت و حکمت تو دیکھئے
ظلمت کدۂ دہر پہ چھائی ہے روشنی

معبود اپنے نور کا خالق بذاتِ خود
اور مصطفےٰ کے پاس عطائی ہے روشنی

اس تاجدارِ حُسن کے فیضانِ نُور سے
شمس و قمر نے بھیک میں پائی ہے روشنی

وہ مظہرِ جمالِ الٰہی ہیں اس لئے
خود روشنی نے ان کی چُرائی ہے روشنی

صدقہ ہے یہ حضورؐ کے نعلین پاک کا
طیبہ کی رہگذر نے جو پائی ہے روشنی

روشن ہوئے قلوب صحابہؓ کرام کے
سرکار ہی نے اُن پہ لُٹائی ہے روشنی

تاریک شب میں سُوئی مِلی تو پتہ چلا
دندانِ مصطفٰے نے دکھائی ہے روشنی

خوش ہو کے اہلِ دل نے سکندر سے یہ کہا
کیا خوب تم نے آج سُنائی ہے روشنی

نعتِ حضورؐ لکھ کے سکندر حضورؐ سے
انعام میں کچھ ہم نے بھی پائی ہے روشنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بابِ اسلام کے پاسباں ہو گئے

آمدِ مصطفٰے جب ہوئی فرش پر، ریگزارِ عرب گلستاں ہو گئے
باغِ کونین میں پھر بہار آگئی، آبِ رحمت کے چشمے رواں ہو گئے

چار سُو شورِ صلِّ علیٰ کا اُٹھا، گونجا کونین میں نعرۂ مرحبا
مژدہ دینے کو آئے مَلک فرش پر، عندلیبِ چمن نغمہ خواں ہو گئے

کفر و الحاد میں مبتلا تھا جہاں، نسلِ آدم تھی مظلوم اور نیم جاں
ان کی آمد سے پژمردہ دل کھل اُٹھے، بیکس و بے نوا شادماں ہو گئے

وہ عرب کے قبائل جو تنگدست تھے، اپنی بوسیدہ گدڑی میں بھی مست تھے
آئے جب دامنِ شاہِ کونین میں، مصر و ایران کے حکمراں ہو گئے

قتل و غارتگری جن کو محبوب تھی، اپنی ہی برتری جن کو مطلوب تھی
جب نگاہِ کرم مصطفٰے کی ہوئی، داعیٔ خیر امن و اماں ہو گئے

جو مخالف تھے محبوبِ سُبحان کے، دشمنِ جاں تھے جو اہلِ ایمان کے
جب ہدایت ملی سر بہ خم ہو گئے، بابِ اسلام کے پاسباں ہو گئے

جن کے دل نُورِ حق سے درخشاں ہوئے، کفر سے کر کے توبہ مُسلماں ہوئے
فتح و نصرت کے اُن کی یہ ساماں ہوئے، مالکِ خُلد و باغِ جناں ہو گئے

اے سکندر یہ ہے بخت کی برتری، نعت گوئی کی ہم کو سعادت ملی
جس کا واصف خداوندِ قدوس ہے، ہم بھی اُس شاہ کے مدح خواں ہو گئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام بدرگاہِ خیرُالانام

(صلی اللہ علیہ وسلم)

سیّدالمرسلیں تم پہ لاکھوں سلام
رحمتُ العالمیں تم پہ لاکھوں سلام

سرتا پا نُورِ ربّ العُلےٰ آپ ہیں
بے شُبہ بالیقیں تم پہ لاکھوں سلام

ساری کونین میں اے حبیبِ خُدا
کوئی تم سا نہیں تم پہ لاکھوں سلام

حق کے محبوب ہو یہ شرف ہے بڑا
اے جمیل و حسیں تم پہ لاکھوں سلام

کوئی تم جیسا ساجد خدا کا نہیں
سیّدالساجدیں تم پہ لاکھوں سلام

ذکر سے دِل کو مِلتا ہے صبر و سکُوں
راحتِ عاشقیں تم پہ لاکھوں سلام

بھیک پاتے ہیں دربارِ پُر نور سے
عارف و سالکیں تم پہ لاکھوں سلام

چشمِ افلاک نے کوئی دیکھا نہیں
تم سا ماہِ جبیں تم پہ لاکھوں سلام

اِک تمہارے کرم نے سنواری شہا
میری دُنیا و دیں تم پہ لاکھوں سلام

حشر میں عاصیوں کا ہو تم آسرا
شافعِ مذنبیں تم پہ لاکھوں سلام

پیش کرتے رہیں با ادب با وضُو
ہم جہاں ہوں وہیں تم پہ لاکھوں سلام

بھیجتا ہی رہے یا نبی روز و شب
یہ سکندر حزیں تم پہ لاکھوں سلام

شاعرِ اہلسنّت

حضرت سکندر لکھنوی کی دیگر تصانیف

۱۔ تسکینِ روح	نعتیہ مجموعہ	۵/-
۲۔ میخانۂ عرفاں	مجموعہ منقبت	۵/-
۳۔ ممدوحِ کائنات	نعتیہ مجموعہ	۵/-
۴۔ تاجدارِ طریقت	مجموعہ منقبت	۵/-
۵۔ سید المرسلین	مجموعہ نعت	۵/-
۶۔ امام القبلتین	مجموعہ نعت	۵/-
۷۔ سحابِ رحمت	مجلّد نعتیہ مجموعہ	۶/۵۰
۸۔ نسیمِ خلد	مجلّد نعتیہ مجموعہ	۶/۵۰
۹۔ سفینۂ دل	مجلّد نعتیہ مجموعہ	۶/۵۰
۱۰۔ ارمغانِ حرم	مجلّد نعتیہ مجموعہ	۶/۵۰
۱۱۔ سراجاً منیرا	مجلّد نعتیہ مجموعہ	۶/۵۰
۱۲۔ نعت حبیب کریم	23×36 مجلّد	۳۰/-
۱۳۔ گلستانِ ثنا	مجموعۂ نعت 23×36 مجلّد	۳۰/-
۱۴۔ مختارِ کونین	23×36 مجلّد	۲۵/-

